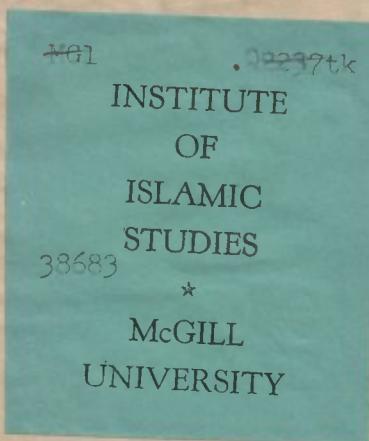
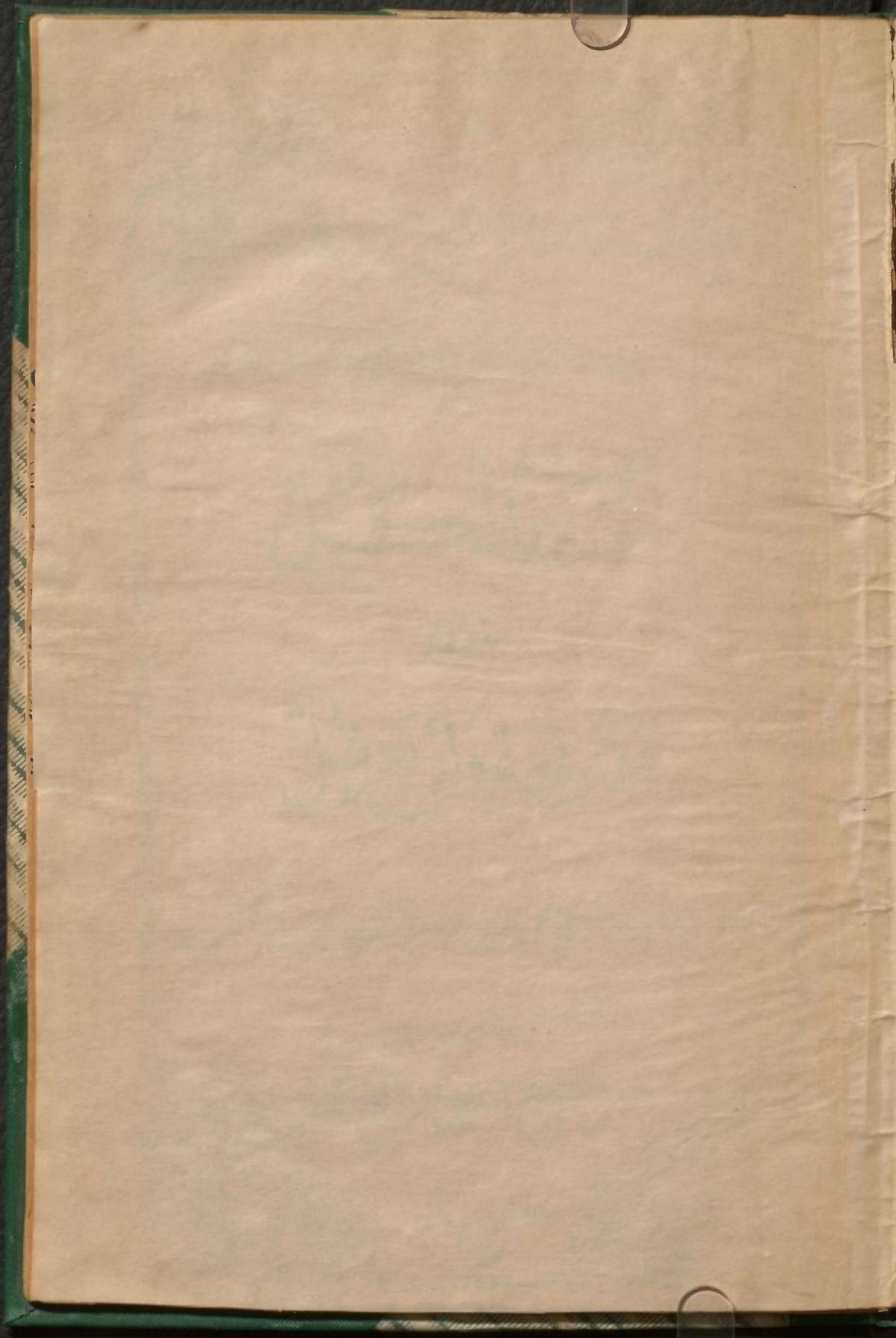


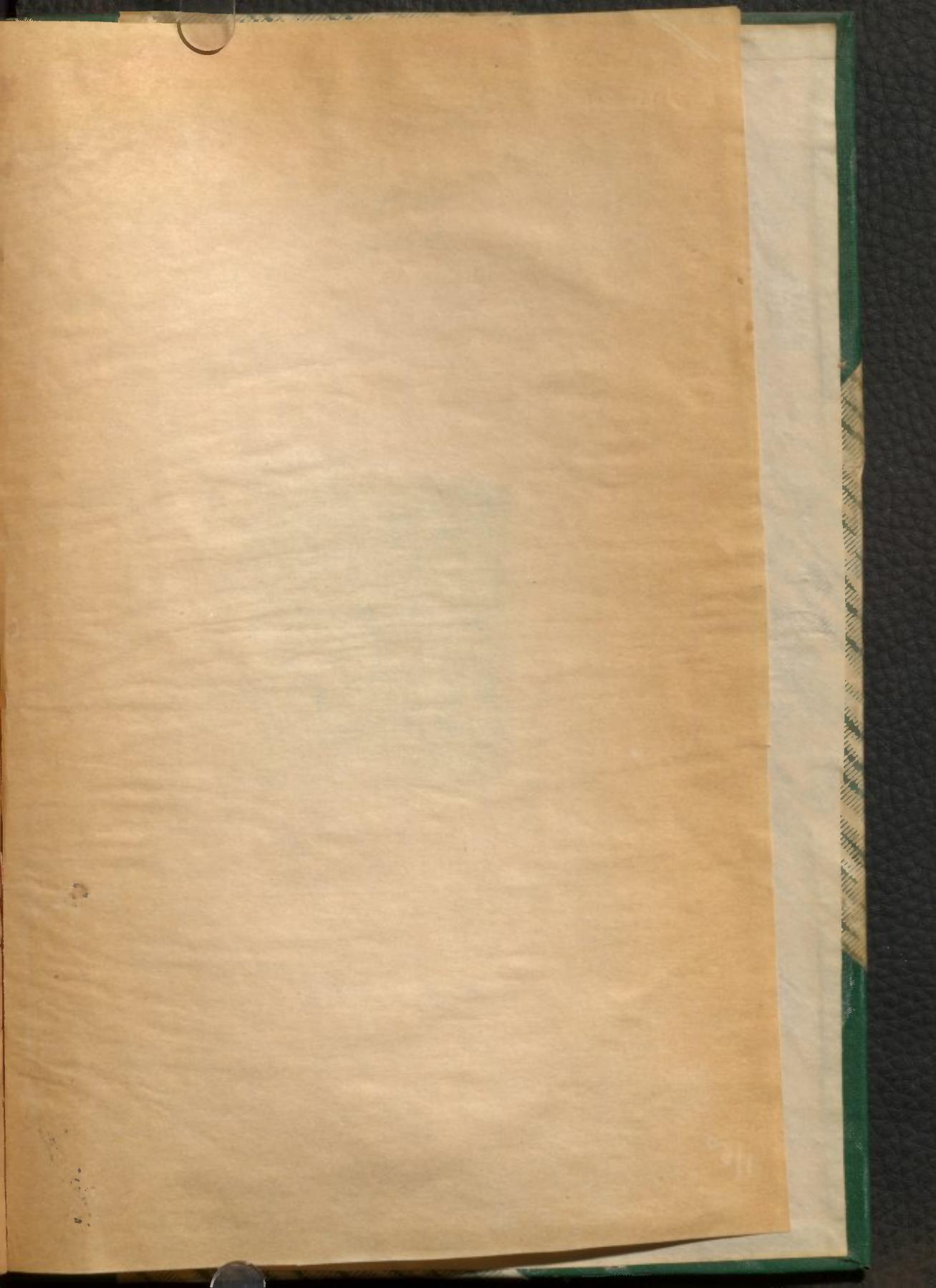
MG1
Q2237Hk

39

X BP 128.16
M84
1800 Z
ISLAM







اللهُ أَكْبَرُ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلَّا يَشَاءُ

Ramnawī, Siddiq Hasan Khan
از نایت تصنیف مولانا مولی سید نواب صدیق خان صاحب التوریاست پھپال

Taqbirul-kul

ذکر کیرالکول

بتفسیر

الفاتحۃ واربع قل

با تمام شیخ احمد پرشیخ نجی الدین مرحوم تاج کتب ہو رہا زار کشمیری

سخن خانہ بہمن ترمی المذکور حضرت

در مطبع احمد داقع افروز

مطبوع شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

P 56
Q 22374 N

لَحَمْدُهُو الَّذِي تَرَأَى لِقَرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَلَمِينَ تَذَكِّرَهُ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ وَالصَّلَاةُ
عَلَى حَسِيرٍ حَلَفَتْهُ مُحَمَّدٌ فَعَلَى إِلَهٍ وَصَحِيفَةٍ إِلَهٍ شَرَفَتْهُ مَارِيَمْ دُبُّجَةُ الْمُوْحَدِينَ وَعَنْ دَاءِ
اَرَادَتْ قُلُوبُهُمْ تَغْيِيرًا اَمَّا بَعْدُ اَسْرَاءُ مُخْتَصِرِهِ تَرْجِمَهُ ضَرِرِي پُنچِ سِيَّدِهِ قَرْآنَ کَا کُبَّا جَاتَا
ہے جن کی نادوت کا اتفاق رات میں ہر سلمان نمازیں ہوا کہا ہے مراد ان پانچ سورتیں سے ما تحر
الخطاب و ہر چار قل ایسا ہے ہر پنج سورتہ تو جید پر خداوند مجید کی دلیل ہیں جس نے ان کے نئے پنج
وہ پنچ سلمان ہو گیا اب اس کی عبارت شیک ہو گی اور وہ شرک سنج جائے گا بیان میں تو جید
درد شرک کے علاوہ نکتب نظر کے فی الحال دین مسائل مقصودہ کئے گئے ہیں اور اس جگہ فقط کیا
سنج پر ان پانچ سورتے کے تقصیر و تختصار کیا گیا وَجَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَ وَدَلَ تمام کلام ان وہ
کے معانی پر تفسیر تر جان القرآن و فتح البیان میں ہے استیفار تمام مضایمن کا اس جگہ خواہ
و فاترگر انبار ہے تفسیر کبیر پس فقط ایک سورۃ فاتحہ سے دنیا ہزار سائل کا استخراج کیا ہے اور
شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیتم رحمہما اللہ تعالیٰ نے تفسیر موعود تین ست قلاً لکھی ہے لکن ان
علوم عارضہ کا سمجھنا اہل علم کا کام ہے نہ عوام کا اور قصودہ ہارا اس جگہ سمجھنا عوام کا ہے۔
وَبِاسْمِ اللَّهِ التَّوْفِيقِ۔

سورہ فاتحہ : اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو جس کی صفت لا دیجیب فیہ ہے اس سوت
سے شروع کیا یہ دلیل ہے اس کی عظم نزول و علو مرتبت پر اور رسول خدا صلم نے فرمایا ہے اس کی خانہ نہیں جس پر
فاتحہ ز پڑھی سینے ہر کوئت نماز میں خواہ امام تھا یا معتقد ہی وہندہ جو شخص روکوئے میں شامل جماعت کو ہونا
ہو اسکی لازم ہے کہ وہ روکوئے کو کوئت نہ پڑھے بلکہ جد اکاذ کوئت عقب سی پڑھے اس لیکر اس نے فاتحہ
پڑھی ہے اور کوئت عجب ہی شاریل تی ہر کہ فاتحہ پڑھی ہی جائے پہنچا مقصود اور روح اور لبت نماز گیا یہ ہے پہنچ
اللہ تعالیٰ کی طرف نمازیں متوجہ ہو اور حضور ولی سر غفارت نے کرے ہے جس نمازیں ل نمازی کا حاضر نہیں تھے
ہے وہ نماز ایکستن ہے ووجہ ہوتی ہے اسی لبی پڑھنے کی نمازیں کی انتہی ہی نمازوں قبول ہے جوں سے کوئی جسمی
نمازیں ہیں اس کی دل خاطر تھا ایک دل اس پر جو حصہ نہیں سمجھیم و نوع ہے کہ حضرت فرمایا ہے نمازی

لکھے کو تین بار کہا پھر فرمایا بیٹھا دیکھتا ہے سوچ کو بیہا نکل کر جب وہ دریان و دریان شیطان کے ہوتا ہے تب یہ ایمکن چار چیزوں میں مرتا ہے ذکر نہیں کرتا اللہ کا مگر تھوڑا دو کام میں میں خداوت میں خداوند کرتا وقت کا اس لفظ سے بیان کیا کہ بیٹھا سوچ کو دیکھتا ہے اور ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سے بیان کیا کہ بیٹھی تو اب ایک نوع نماز کی علوم کر لیتیا چاہئی وہ قرأت فاتحہ ہے شاید اللہ تعالیٰ لے تیری نماز قبول فرمائے اور یہہ قبولیت کفارہ ذنب کا ٹھہرے عذر و باہ فہم فاتحہ کا ابوہریرہ رضی کی حدیث ہے

سچے سالم میں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت نبی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نما فرمائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے میں تھیں کیا نماز کو دیابیان اپنے اور اپنے بندے کے آہوں آہ میرے بندے کے بیچے ہر جو مانگا اُس نے جب وہ کہتا ہے اللهم مُلِّ اللَّهُوَدِيْتُ الْعَالَمِيْنَ تَوَسَّلَتْنَا عَلَى فِرَمَاتِكَ بِحَمْدِكَ بِيری بہرے بندے نے اچھے کہتا ہے اللَّمَّا حَمِّلَ الرَّحْمَنُ نَوَّالَ اللَّهُ وَرَتَّهُ فَرَمَّاَتْنَاهُ شَرَكِيْمَهُ بِرِيرَے بَنَدَے نَفَّ اُو جَيْبَهُ کہتا ہے مَا لِكَ يُوَصِّيُ اللَّدُّيْنَ تَوَسَّلَتْنَا عَلَى فِرَمَّاتِكَ بِنَرَگِیْ بِیَانِ کی بِرِیرَے بَنَدَے نَفَّ اُو جَبَهُ کہتا ہے یا تاکَ لَعَبُدُ وَرَأَيَاكَ تَسْتَعِيْمِیْنُ نَوَّالَ اللَّهُ تَعَالَیٰ کہتا ہے یہ دریان میرے بندے کے ہر اور بَنَدَے کے لیے ہے جو اُس نے مانگا پھر جب کہتا ہے اہدِنَالصَّرَاطِ المستقِيمِ صراطِ الْمَرْءِينَ الْعَمَلَتَ عَلَيْهِمْ غَيْرُ المَغْضُوبِ عَنْهُمْ وَلَا الصَّالِحُ الْمُقْرَبُ تَوَسَّلَتْنَا عَلَى فِرَمَاتِكَ بِرِيرَے بَنَدَے کے لیے ہے اور واسطے بندے کے ہے جو اُس نے مانگا تمام ہو ہم نوں اس حدیث کا اس حدیث میں تاکل کرنے سے علوم ہوا کہ یہ سورت دو لفظ سے ہے ایک لفظ اللہ پاک کے لیے ہے تَسْتَعِيْمِیْنَ تاک اور اکیل لفظ بندے کے لیے ہے یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس نے یہ دعا سکھائی ہے وہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہم سے اس عاکو قبول فرمائے گا اب ہر انسان جان سکتے ہے کہ اکثر بکوں نے اس امر کو ضائع کر دیا

ہے تھہ و قبولیت اس نہست کی نہیں کبھی

قَدْ هَيَّنَوْلَقْ لَامِرْ تَوْفَقْتَ لَهُ فَازْ بَا بِنَفْسِكَ أَنْ تَوْعِيْ بَعْ الْمُلْكَ

اب بجهن علیہ اس درست کے لمحے جاتے ہیں تباہی تو نما حضور دل سے پڑھنے لگے اور جو انھیا تیری بان

نکات ہے تیرال اش کو معلوم کر لے اس لیے کہ جو بات زبان سچا تھی ہے اور اس پر مقصود خیز ہوتا تو
وہ علی ہماج نہیں سمجھا جاتا مکا قال اللہ عزیز یقولون بالسیستم مکالیس فی قلوبهم سو پہلے منے ستعادی کے
سمجھنا چاہیے پھر سماں کی پھر فاتحہ کر آئو دی اللہ من الشیطان ان الرّجیم اسکے متنے ہوئے کہ میں بناء
پکڑتا ہوں اور مقصود ہوتا ہوں ساتھا اللہ کے اور اس کے آتنا نے پر بجاگ کر آتا ہوں اس و شمن سے کہ
کہیں وہ مجھہ کو نیزے دین دریہ فی خیا میں گزند و نقصان ہو چکے یا مجھہ کو اس کام کے کرنے سے روک
جس کا مجھہ کو حکم ہوا ہے یا جس چیز سے مجھے من کیا گیا ہے اس پر مجھے آتا ہو کہ اس لیے کہ رب سے
زیادہ حوصلہ طیان کو بند کے پہنچنے پر اسی دم ہوتی ہے جبکہ وہ ارادہ کسی عمل خیر کا کرتا ہے جیسے غاز
و تراجمت وغیرہ سو کوئی حیله اس کے دفع کرنے کا بجز اس کے نہیں کہ انسان اللہ سے ستعادہ کرے اور اس کی
پیشاد بیس آنا چاہے تقدیر تعالیٰ اللہ تیرا کجھ ہو و قبیلہ من نجیث لک تزوہ نامہ لایا جعلنا الشیطان بن

آدیت اللذین لا یوقنون پس جب بندہ اللہ باکے طالب بناء کا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مقصود
کرتا ہے تو یہ ستعادہ بسب ہوتا ہے واسطے حضور قلب کے اب اس کام کے سخت پہچان کراس کو دی سے کہنا چاہیے
نہ سری زبان سے جس طرح کا اکثر لوگ فقط نہیں ہوتا ہے کہتے ہیں اور سخت کا دہیان نہیں کرتے اسی لیے "و
و سو شیطان است غاز میں محفوظ ہی انہیں اور سکتے رہی بسم اللہ الرّحمن الرّحیم اس کے سختی میں
کہ میں داخل ہوتا ہوں جذبات یا دعا وغیرہ میں اللہ کے نام سے نہ اپنے حوال و قوت سو بکدا اس کام کو اش کی
مردست اور اس کے نام کی برکت سو کرتا ہوں جسی سخت بسم اللہ کے ہر اس کام میں ہوتے ہیں جس کے اقل بین اللہ
کوچ بھاتی ہے دین کام ہو یا دنیا کا پسچ بندے نے اپنے بھی میں اس بات کو حاضر کر لیا کیمیرا دخل ہنارکت
میں اللہ باک کی عانت کرے اور زیں اپنے حوال و قوت سو کری ہوں تو یہ ایک طریقہ ہے واسطے حضور قلب اور
حلدر کے ہر خیر سے جو حقیقتی دنیم ہیں ان کو حمت کر لکا ہے ایک دوسرے سے طبع ترا در طریقہ ہے جیسے
علام علیم ابن عباس رضی اللہ عنہ تھا نے کہا ہے یہ دو اسم قریب ہیں ایک دوسرے سے زیادہ ترا راش فتحہ
ایت ہے شلاٹ و نصفی سلطان اش کے اور شلاٹ و نصفی ام خوبند کے اول اسکی الحمد و شکر و دیکت العالیکین
ہے جو کہتے ہیں زبان تو شناک نے کو جیسا احتیار کی پر اس پر شنا بسان حال خارج ہو گئی کیونکہ وہ ایک طرح کا
لشکر تو ناہیں ہے جیسا احتیار کی وہ جیز مراد ہے جو انسان اپنے ارادے سے کرتا ہے اور جس میں انسان کی
صیغہ نہیں ہے جو اس پر شناک نہ کر جا سکتا ہے جو فرق دریان جو دشکر کے یہ ہے کہ وہ غیرہ ہے

میں ملتا کو امر مسعود پر بزرگ حasan خواہ حادی پر احسان ہو جائے ہو اور شکر نہیں ہوتا مگر احسان مشکر پر ایسا نہیں
حمد عام تر ہے شکر سے کیونکہ یہ حمد محسنی احسان پر نہیں ہوتی ہے اندھگی حمد مسامح ہے اور علی آجڑت
وادی پر کیجانی ہے ولهذا فرمایا ہے لَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَعْلَمْ دُلْلَادُ اور فرمایا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَكَّ
السَّمَاوَاتِ الْأَرْضَ وَغَيْرُهُ أَيَّاتُهُ مُشَكِّرُ نہیں ہوتا مگر انعام پر تو یہ حمد سے باہر جو خاص تر جھپڑا لکھن والے
وزبان سے ہوتا ہے ولهذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَخَلُوَّكُمْ أَنَّ دَارِيَّةَ شَكِّرًا

أَفَادْتُكُمُ النَّعْمَاءَ مُمْتَازًا ثَلَاثَةً بِدَيْهِ وَلِسَانِي وَالضَّمِّنِ الْمُجَبِّيَا

او حمد فقط دل غزیان کی ہوتی ہے پس جو سے شکر رہا افولع خود اکام ہے اور حمد رہا اس باب خود اکام ہے
الف لام الحمد کا دل سچیہ تغراق کے ہے یعنی ساری افواح حمد کے خاص اللہ تعالیٰ لے کے لیے ہیں
بہ واسطہ غیر اللہ تعالیٰ کے پھر جو شوہر مخلوق کی منصب نہیں ہے جیسے پیدا کرنا انسان کا یاد میں دیسان کی
یا آنکھ کو کان کا یاد نہیں دیجئے بلکہ یہ نظر ہے اور جو چیز زیسی ہے کہ اسی پر مخلوق کی حمد کی جاتی ہو جیسے
شنا کرنا صحیح ہے اب نیپر پا فاعل معروف پر خصوصی جو نیتیرے ساتھ احسان کیا ہو تو یہ شب شنا و حمد میں
بائش ہی کے لیے ہے کیونکہ اس نے اسفل عل اور اس کی فعل کو پیدا کیا ہے اور اس معروف کو اس کی طرف مجبور
کر دیا اور اس کو قوت دی کر دیکام کر دی اسی طرح اور افضل الہی کا حال ہے کہ اگر اس کی بعض نیں کچھ بھی
انقلال آجائے تو پھر اس مسعود کی حمد نہ کی جائے تواب اس اعتبار سے ساری حمد اللہ ہی کے لیے ہے جھپڑی سے

حمد باقی نسبتی مت درست بر دیوہ کر کو دفت بر درست

الشَّعْلُمُ ہے یعنی خاص نام ہماستے دل بارگ تعلیٰ کا اس کو منہ مسعود ہوئے نظولہ تعالیٰ دھوَالَّهُ فِي الشَّعْلُمِ
وَرُؤْلُ الْأَرْضِ یعنی مسعود اس اور ما ذر میں دھمی کیلے شہر ہو جو کوئی کوانت و افسوسیں پیدا کر دے اس کی پس من کے
بننہ ہو کر آئے چاہیے اس کو دل بارگ مسعود برحق ہو اس ف Gund ہمارے میں ثبوت ہے تو جید الہیت کا
جس کی طرف سارے تینبہروں نے ادم سے لے کیتا فاقہم دعوحت کر ہے اور اسی کو پیٹھے مارا، کہ تباہی اُتری ہیں اور
شکر ساری جہان کی شکر کوں کا اسی تو جید میں ہوتا ہے اور جب تک کوئی بندہ یہ تقدار کر سے کہ سوا اکثر کے
کوئی مسعود نہیں ہوتا اس کی توجیہ درست نہیں ہوتی جو کوئی بخلاف اس تقدیس کے ہے جو شکر
فی العبادہ سیمیر سمجھ کر نہیں ہے اسی کا اکثر تصریح ہے ہر جو بھر کا اس سیمیر جو تو جید رہیہ بیت کا ہے اس تو جید
سارے سائل شکر بھی تھاں لگتے ہیں وہ الشَّعْلُمُ کو خالق را ذق میر فرم انتشار کر سے ہے اب جو کوئی کسی فرم

اللہ کا تصرف زمین یا آسمان میں بتائے تو وہ شرک فی التصرف ہو گا جس طرح کہ جہاں اہل سلام یا اعتقاد
 فاسد حق میں اولیاً و قبور کے رکھتے ہیں عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے ہیں کل ماسو اللہ کو جو چیز بالکل
 سولنے ہے فرشتہ ہو یا بنی اسری ہو یا جنی وغیرہ لکھ دہ سب مریوب و قبور و متصرف فیہ و فقیر و محتاج و نیازینہ
 ہے نیاز ہیں جس کی شانی حدا لاثر کیلئے ہے اور وغیرہ محمد ہے کہ کسی محتاج نہیں بلکہ سب ہے نبی و جو و وفا میں اس کے
 حاجتمند ہیں یہ صرک مراد عالمین کو جو وہ ہزار عالم ہیں ٹھیک نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے عوام کا حال ہوا اللہ
 کو نبی نہیں جانتا و مایعکم مجھنے دیکھ لالہ ہو اس صیغہ جمع سے یہ بات شاہ استہ کہ کل ماسو اللہ کا رب
 پائیں و الارزق دین و الامد بیگر نے والامید اکرنے والا امارتے والا بامانی و الا اللہ خواہ وہ مخلوق ہیں معلوم
 یا ز ہو اور حاضر و محسوس ہو یا غائب بخپی و اتنی استکے کہ کوئی متحق عبادت ہو اونہ لائق تصرف و لبغا بعد اس کے
 الشہین الرحیم کہا ہے کیونکہ رب بیت ایک شعبہ ہے ربت کا بھی جنت اس امر کی صحیق ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پائے
 پرورش کرے روزی نے اُن کی مرادیں پوری کرے اُن کی تھیں بڑائے اُن کی باریں ملے اُن کی حیات تو
 ونشور کا بند و بست کھل سودہ اللہ تعالیٰ کی شان ہو کسی مخلوق کی خواہ و تقبیل بارگاہ مندا و ندی ہو جیسے ناگہ و
 انبیاء نے زمیں اولیاً و قبور و مصلحین یا مردوں و رکھاہ ہو جیسے شیاطین میں وہاں ہٹنام وہ ہستہ پری ہجہا و جما
 و قبور و فراق و نجاد و غیرہ پھر فرمایا مالک یوہم اللہ یعنی اور ایک قرأت میں ملک ایک ہے اس سورت کے اول میں
 فاتح موساحت ہے ذکر الوہیت و ربوبیت و ملک کا کیا جس طرح کہ آخر سورہ صحفت قل عقوۃ ربیت الناکن ملک النادر
 اللہ تعالیٰ میں نہیں ہر سلسلہ و صاف کو دیاں کیا ہے بالجملہ ان و صاف کا ذکر مجبوغاً اول قرآن میں ایسا ہے ہر آثر زمان
 میں ہی اب جو بندہ اپنے نفس کا نامع ہوا ان کی ندو ہے کہ وہ اس جگہ تو بہ و اخنا کو سرف کرنے اور بخش کرنے میں
 اس وfun سے بدل جہد فرمانے اور جان نے کو علم فہیرنے ان و صاف کو اول قرآن چڑا خور قرآن میں جن
 نہیں کیا مگر اسی لیکر کشافت حادثہ عجاد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معاون کیا ہر ہفت نجاد ان سبق
 کے ایک سنتے بدرگانہ کوئی آرائی کریں ایک سنتے ایک سنتے بہیں ایں درود مریمی صفات میں دوسرے سنتے ہیں جس کو الفاظ
 محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید ولاد اُدم کہ میاں ہر صاف کے سنتے غیرہ سنتے دوسرے دیکھیں ہیں سو جب یہ پت
 بان ان کو اللہ مجھنے الہ ہے اور اے لستھنے جو دھنے بھکر جس نے اللہ کو پکارا اور اُس کے نام پر جاؤز دفعہ کیا
 اور اُس کی نذر مانی تو اُک امن گویا اللہ کو ہجان ایسا اور سچے بیا کیہ کام اُسی کیلے جا ہیں اور اُس
 شخص کسی اور مخلوق کو طلب ہے تو یا خبیث پکانا اور یا اور کے بیٹے جاؤز دفعہ کیا گو و وقت فریکر کے اللہ کو ہے

جو یا اس کی سنت مانے تو یوں یا اس خواوق کو اپنا امداد ہے مجبود عقائد کیا اور معرفت اُنھیں کرو جیسی ہو
شہری جیسے کہنی اسرائیل کی صفت تھی لاؤہوں نے گرساہ کو پڑھا تو گوسالہ یہ عابہ کارہی ہے جو اندکے
سماں کا معبود ٹھہر رہے شجر ہو یا جھر زخستی یا شارہ یا جن یا بشر یا فیر یا کس کا چل دیکھاں یا کوئی فرش
دیکھاں مکن ہب جب تھی اسرائیل پر بیات ظاہر ہو گی اُنہیں خیال اللہ کو پڑھا تو وہ ڈیگھے اور جذکر قرآن
میں تھا ہے وہ کہر گئے وَلَمَّا سَعَطْتُنِي أَكَلَ يَعْنَمْ وَلَوْلَا أَنَّهُمْ قَدْ حَفَّوْا قَلْمَنَةً
وَلَيَغْفِرُ لَكُمْ كُلُّكُمْ مِنْ مَا تَحْسِنُ إِنَّمَا جُنُونُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُوْجِنُ مَنْ أَنْتُمْ
سے شرک سے جاتا ہے جبکہ پتے دل کو کی ہو ورنہ یہ بھی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر ہوئیں تو اس تھب ہو اور باطن میں
بہشور فاستح ہے جس طرح کامن نے میں اکثر خاتم کا حال ہو طرح ہے ع ولیں ہو یاد نہیں با تھمیں قرآن ہے
وہ کسے سخن ہیں ملک تصرف کے سو اللہ تعالیٰ ہر شر کا مکتے ہے اور اُسکی کا تھب ہر چیز میں پرانا ہے اور ہبھی حق ہے
ہست پرست لے اُس جن کی رسول خدا سلی اللہ علیہ وسلم نے مختاری کیا تھا جس سر کجا جما ذرا سبق لک ان جمیں
یعنی یا ہر دو جمیں اس کے قابل تھے کہ اسکے پڑھ کر اپنے صرف ہر شر میں سے کقول اکنہ نہ رکھ کر سکو یا فلا کو
لک دینے میں الہم وَالْأَبْصَادِ میں تو رَأَلَّا تَتَقَوَّنَ اب جو کوئی اللہ کو کسی سبیت کو ملنے اور کسی اڑکام
کے نکلنے کے لیے پارے پھر کسی خلوق کو بھا اس کام کے لیے پکڑنے خدمو صا اپنے نفس کو طردی جو دیت مخلوق
ذکر کے منصب کر دشمنا یوں کو فلان عکلہ لے یا علی یا عبد النبی یا عبد الحسین یا عبد الرؤوف یا عبد الرزیر
ام کئے دخواذ اس تو اس نے گویا اس خلوق کی رو بیت کا اقرار کیا اور اس کی پکانے میں اپنی جان کو اس کا
بندہ و عبد ہمارا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطہ اس کی کیا امری یہ اسی لیکر کیا کہ وہ کوئی خیڑا اور شر
کو رکھ کرے تو حبیب پیامبر اکرم خداوند خواوق مخواود۔ سب جہا اگرچہ اسی تھا اقرانہبیر کیا ہو کہ وہ رجال میں
تو بلکہ بھنی بیتیت کا جھوکیا ہو اللہ پاک اخوند سپور ہر کم کری جو اپنی جان کا نہ خواہ ہے اور ان نہات کا انفظون کیا
ہے اور کلام الہ علم تھے اسی تھا کامن ہے کامن اسے اس ہر درت کی غیر پولی ہے لکھ کر یا نہیں سمجھ کر عمل اور
حمد اس بھر اس سیقیم میں دوسرے ایکن کی خیزیز کیا جو مفسر سن کے دیں ہے جو دو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں زیما
روزہ ما اور کشت ما یوں ماریں نہ کا اذان کا کوہ میں ہی کا علاقہ فخر لیکر عیشہ کا وہ کام
ایو عذر یعنی یہ حرب پھر کے مختہ وجہ بھر اس نے دھنیبھی مکہ ہونے کی اسی میں عادم کی ملت
المحدث ایکن یہ، او چعد الدین یہ، حادیک اشد تعالیٰ ہر شے کا اکلست کیا یہ دیم زیر کیا غیر از کا وہ مسلسلہ

بیکری ہے کا اس کی شناخت کر دخول جنت کا ضمیب ہوتا ہے اور اس کے جہل سے وہنچ میں جان پڑتے ہے
بعض اپنے علم نے فرمایا ہے یا انھماں نے مستقل کو درخیلِ الرُّجُلِ فِي هَذَا الْكَلْمَرِ مِنْ خَفْرِنَ سَنَةً لَهُ لَوْلَفْنَا
حَقْهَا بَيْنَ أَكْوَافِيْ شَخْصٍ اِرْسَدَ كَمْ مَعْلُومٌ كَرْنَتَ كَيْ بَيْنَ سِنَيْ تَكَبَّرَتَ تَوْهِيْ تَحْرِيْتَ
اب پیش کیا اس منی پر ایمان لانا کیا ان قرآن پاک میں یہ صراحتاً درج ہے تشریف ہے میرا برشاد ریاض
فاطمۃُ بُنْتُ حُمَدَیْلَ لَا اغْنَیْ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَیْئَ اُوْرَبِرْ صَاحِبِ بِرْدَلِیْوَ کَبِیْسَ

وَلَنْ تُضْطَبَرْ دُوْلَةُ اللَّوْجَادِكَلِیْ	إِذَا الْكَرِيمُ بِحَسْكَلِيْ بِالْأَسِمِ مُنْتَقِبِیْ
مُحَمَّدًا وَهُوَ لِلْمُحَمَّدِ بِالْذِيْمِ	إِنْ لَمْ يَكُونْتِيْ مَعَادِيْ لِلْخَنَّا بِيْدِیْ

اس کے شخص نے اسی خود ایات میں ذرا غور کرے کہ ان کی معنی گیا ہوئے جس پر کامیک گروہ عباد نے فرمادی
ہے اور دعویٰ عالم ہونے کا رکھا ہے اور اس قصیدہ کی ملاوٹ کو قرآن عظیم کی تعاوٹ پر اعتماد کر رکھے
بھلا کیا دل میں بندے کے تقدیم ان ایات کی اور تصدیق اس قول خدا کی لاکھڑاں لفظیں
لتفیں شیخاً وَ الْأَمْرَ كَيْ مَثَلِ اللَّهِ اُوْرَسَ حَدِیْثَ کی یافاً طَهَّ بَدَتْ حُمَدَیْلَ اَنْقَزَ وَ اَفْسَدَ
مِنَ الْكَارِيْفَاتِ لَا اغْنَيْ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَیْئَ اَمْتَعَنْ ہو سکتی ہے لا واللہ یہ اجتمع ہرگز نہیں
ہو سکتا کیا کسی شخص کا دل اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ ہوئے وفرعون دنوں صادر
تھے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابو جہل دنوں حق پر تھے ۔

دَلَلَهُ مَا اَمْسَنْتُكَيَا وَلَرِ حَيْتَنَلَّا قَيَا	حَتَّى تَشَيْبَ مَقَارِقُ الْعَرَبِيَّانِ
--	---

بس جب شخص نے اس سلسلے کو پہچان لیا ہے اور قصیدہ بردہ کو اور اس کی آنکھتہ حالوں کو پہچان
لیا ہے وہ اس امر کا بھی عارف سمجھ کر السلام غریب ہو گیا ہے سلامی درکتاب مسلمانان درگور اور وہ یہ بھی
جانستا ہو کر یہ عذاؤ ان کی سہارے ساتھ اور حلال کر لینا اُنکی ہمارے خون اموالی و عمرات کو کچھ تغیر و تقال کی وجہ
پہیں ہر بکار آغاز اس تغیر و تقال کا خود ان کی طرف کر کر وہ ہم سے این بات پر اڑتے ہیں لات تعموا سیع اللہ
احلا و قول اولیئک الْذِيْنَ يَلْمُوْنَ سَيْعَوْ رَلَلَ رَلَلَمُ الْوَسِيْتَ اِلَّا قَرْبَ وَ قَوْلَهُ دَعْوَةُ الْمَحْسَنِ وَ الْذِيْنَ
بِكَمْلَتْ مَرْدُقَيْنِيْہ کَمْسَجِمْ بِوَلَلَهُمْ لَكُمْ الْأَيْمَ سُوْرَيْجَنْ حَانِيْ مَلَكَتْمَ الْهَيْنِ بُونَے باجاع چیچ مرفشن
او خود ہم تھبھی اس جملے کی قائل ہے سوہہ اذ اسما و اتعہدت بہیں فوالي اک جس طرح کہ اد پر گز رکھا و ٹھیک ہے عطر بعده بہیں
و سیرو رکھ گئی اسی دشمن سے کوئی کاشت الحوت کا کہیں ان کا بیاطل ہے دل پڑھہ ما لتبیجی ما لتبیجی اک سیڈا اک سیڈا جو
ہے اسی کا اس کو ہا سے کہ تو مرد فردر زدرا وہ مسلمان ام تھا کہ یہ شاد تو مللت اور ہم خلیل اور ہم بھرست

جیل علیہما السلام علی الاجمال و تفصیل کاشنا سا ہو جائے اور یہ خشن لئے
ہمراہ ہو اور دن جزا کے توضیح سے روکا ز جائے جس طرح کتابک دانش انکے طریق کاروکا
جا رکھا اور شاید تو دن قیامت کے حراط استقیم گذرا جائے کہ اور تیرے پاؤں لغزش نہ کریں
جس طرح کہ ان لوگوں کے پاؤں دگ چابین گئے جو کہ راه رہت تھی ابراہیم علیہ السلام دوین قدم
حمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھجہہ دنیا میں تزلزل ہو گئے ہیں ۵

کسائیکہ زین راہ بخشہ اند	پرستند بسیار سرگشتہ اند	خلاف پیربر کے راہ آرہی
پسند ار سعدی کہ راہ صفا	توان فت جز دریے مصطفیٰ	

اب یہ چاہیے کہ بندہ ہمیشہ اس عاسیے فاتحہ کو ہر احضور دل و خوف و ضرع نہ تل کی
جناب اعلاءے و اقدس خداوندی میں کیا کرے اور ایا کی تھبڈ و لیا کی شکستیں
کئے عبادت کھٹر ہیں کمال خضوع و خاکساری و رہنمایت درج کی محبت و خوف و ذکر ہمول
کو ابھجہہ مقدم کیا ہے اور واسطے حصر و اتمام نام کے کرد فرمایا ہے بنو یہب کسی کو نہیں پہنچتے
گر تجہ کو اور بہر و ساہنین کرتے گر تجہ پر تحری کمال طاعت ہوا ارتقاء دین کا مرچ طرف نہیں دا
سنون کے ہے پہلا جملہ تحری ہے تو کسے باذ اعما خود دوسرے جملہ تحری ہے اپنے عمل و قوت کی خواز
ایاک تجہ کہ ہوئے ایاک دو جلد یعنی دم اپنے رب کے سعادت میں اسکی عبادت میں کیسیکو
شر کیے نہیں کرتے ہیں فرشتہ ہو اپنے بھرپور یا غمید ہوں ہو یا انس شہیطان ہو یا کوئی نشاز
جملہ کا اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو فرمایا ہے وہ کیا مُرْسَمْ کُمْ اَنْ تَخْيَلُنَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
او کیا اصل کم رکھ لکھو بعد لذ انشم مسلیلوں۔ اب اسیت یعنی تال کر کے حق رو بہت
پہچان اچھی ہے جو کو جو ہے مسلمان نام کے مون ہر کسی کی طرف منصب کر کے ہیں ہم اب
اگر یہ کام ساتھ انہیا درسل کر کتے تو اب اسلام سے کافر ہو جاتے تواب و شخص کیہ کام نہ
ساتھ سالا رہا قطب جس بھبھی بیرون کے کوئی نکار کافر نہ ہو گا بلکہ کافر ہے ہی بذریعہ
یہی کہ جو کام اہل جاہلیت نے ساتھ ہنام داوناں کے نہیں یہی کافر دن کام یہ نام کے سنبھال
جو ہے مکمل کو ساتھا دیا اور اسکے قبور کے کرتے ہیں ان کو پرسنون پیر پڑھوں نہستہ تو
چال زیاد جاہلیت کے بھی کان کتر دیے ۶

پورم جنت جاوید پلندم بغزخت نا خلف با غشم اگر من بجوئے نفردم
 لفظ ایا ک اشتھن مین دو امر بین ایک سوال عانت کا طرف سو اللہ پاک کے ادیہ توکل
 ہے دوسرا سے تبرا پسے حول و قوت کو سطلب کرنا عانت کا طرف سو اللہ کے جبطح کو اور گزر جکا
 ہے بخچا نصف حصہ عبد کے ہے لہدۃ الصغر کا مستقیم دعا سے صبح ہے ادیہ حظ ہر بندے
 کا اللہ سے گویا بندہ کمال تضرع واللحاح سے یہ سوال ترکیب کے جمکنو وہ طلب عظیم روزی کر کے اس
 سطلب سو پڑکہ اور فضلہ کسی کو دنیا و آخرت میں کوئی مطلب بیش نہیں یا گیا ہے جبطح کا اللہ تعالیٰ
 نے اپنے سویں پر بھر نتھ کے یہ نت رکھی ہے اور فرمایا ہے ویہدی یا ک چھڑا کا مستقیم
 مراد ہر دست کو احکامہ ارشاد و توفیق ہے اب بندہ اپنی ضرورت میں طرف اس سلے کے تأمل
 کرے کیونکہ یہ دست تضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو بر وجہ تھقا ماست و کمال وفات یہاں تک
 اللہ پاک سے جملے صراط کھتہ میں کہلی ہوئی سیدہ ہی راہ کو جس میں کوئی بھی زہر مارا اس اہ سے
 وہ دین ہے جو رسول مذاصلی اللہ علیہ علی امروں مسلم پر نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہے اسی اتباع کتاب
 و سنت کی میں جو امداد حلاف اس تبع کے ہے وہ کہے نہ رہت اگر کبھی عقیدے میں ہو تو
 شرک ہو اور اگر عمل میں ہو تو بدعت ہو یہ سید مارتہ ایک ہی ہے اور باقی جتنے رہتے ہیں سو اگر
 وہ سب کج اور صراط مستقیم سے خرف ہیں لہذا حدیث میں ایسے ہے کہ شرک کے ستر در پرین اور بیت
 کے بہر آئیں موت کتے ہیں حضرت نے ایک یکجہتی پر فرمایا اللہ کی راہ ہے پھر اور لکیر زین چیز
 دائیں بائیں اس سلسلی لکیر کے اور فرمایا یہ راہیں ہیں ہر راہ پرانیں سے ایک شیطان ہے جو
 انسان کو صراط اسکے بُلتا ہے احمد رأیت پڑھی اَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَإِنَّهُ عَوْدٌ وَ لَا
 تَتَّقُوُ الْأَسْبَلَ فَتَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مَعْزٌ سَبَقُكُمْ فَلَا كُوْدُ وَ صَلَكُمْ فَبِهِ لَعْلَكُمْ تَقْوُنَ رَوَاهُ أَحَمَدُ
 وَاللَّسَاطِ وَاللَّادِ رَحْمَةً اس حدیث میں اتباع کتاب سنت کو صراط مستقیم فرمایا ہے اور ابل کو شرک
 و بدعت اور انکی پریوی سے نبی فرمائی ہے مہلک میں تحریم ہے جبطح کو اصل اہ میں جو سب کہا اب جو
 کوئی حضرت کی نبی پر چلا اور اپ کے امر کو ترک کرے تو وہ شخص بیچ گرام ہے اور صراط مستقیم
 سے خرف و لہذا بہتر ذوقون کو جو ابل میں داخل ہیں نامی فرمایا ہے اور سالکین صراط مستقیم
 کو ناجی نہ مہرا یا ہے اور کہا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری ادیہ سے محاب کی راہ پر ہے

راہ وہی صراط مستقیم ہے جس کی وصیت اللہ پاک نے آیت مذکور میں فرمائی ہے اور سوڑہ
 فاتحہ میں ہمکو طریقہ اسکے سوال کرنیکا سکھایا ہے صراط الٰئِنَّ الْمُتَّقُّتُ عَلَيْهِمْ مَرَدِ نُعَمٌ عَلَيْهِمْ کو
 ابھگہ یا تو اگلے انبیا اور اُنکے صحاب باصفا ہیں ہو خالص حید پر گذرے ہیں اور توحید الٰہیت
 دریوبہت کو قابل فاعل تھی یا چاہے حضرت اول نکے صحاب عالی جناب ہیں جو قرآن حدیث کی
 ہمیشہ تابع و متبع ہے اور اس سید ہی اہ سے دامن بائیں نہیں ہوئے سوندھہ ہمیشہ ہر رکعت نماز
 میں اللہ سے کہہ سوال کیا ہر کو مجھے انکی راہ دکھا اور بندے پر فرض ہے کہ دہ اللہ کی تقدیم کی
 اس بارے میں کریماہ جسکے سوال کرنیکی ہمکو ہدایت کی ہو ہی سید ہی را ہے اور جو طریقہ و علم عبادت
 برخلاف اس کا کہے وہ مستقیم نہیں ہو بلکہ معوج ہے اور خطوط میں و شمال میں ہر خط پر ایک طیار
 موجود ہے جو طرف اس بارہ کے اسکو بلا تکمیل ہے پہلا واجب ہے اس لحیت کا یہ عہد ادبندے کو دل
 سے رکھنا چاہیے اور ذریب شیطان ہر بچے کو مختار عقد اسلامی و تعظیل کو ترک کرنے کے کینونہ کافر
 اہل ردت یعنی قادر رکھتے ہیں کہ حضرت حق پر ہیں اور حضرت کا مخالف باطل پر ہے پھر حربا لیں
 چیز سلسلت ان کے آئی ہر جیکو انکا جی نہیں چاہتا تو پھر وہ مصدق اسلامیت کے ہو جلتے ہیں
 میں میقاً کن بوا و فریقاً یقتوں یہ عہد اخلاق اسلامی شرک کے ہے کہ خدا کو رب خالق و
 رازق و متصف جانتے ہیں لکن جب ان کو کہو کہ تم سوا اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو کہ یہی شرک
 ہر تو قبول نہیں کرتے ہی طبع اکثر لوگ یہ کہو ہیں کہ قرآن و حدیث پر مدارا ایمان ہے لکن جب وقت
 اتحان کا آتا ہے تو قرآن و حدیث کو جو ٹوکر تیری بیری بات کی سند پکڑتے ہیں کہیکا نام تعلیم
 اخفاذه ہوئی ہے وہندہ اس تعالیٰ نے تعلیم کو اہل شرک و کفر سے حکایت کیا ہے اور ہر ہی کوسمیو
 صاحب پرستی ہی رہا یا ہے افلاکت میں اخند القہ ہووا اور جس کی شخص کا معبود سوا اللہ
 کے ہے وہی ہے شرک اور راہ راست کو خوف ۷

جَاءَ اللَّهُ رَسُولٌ بِهِ لَقَوْلٌ فَلَمَّا	كَفَرَ الْكُفَّارُ كَيْسٌ سَوْكٌ الْعِتَادُ وَرَدَمٌ
فَانْظَرْ لَعَلَّكَ هَذَا دُونَ الْأَيْمَ	أَلْعَنْهُمْ أَهْمَافَتَبُوْمٌ يَلْخَنْهُمْ رَانٌ

غَيْرَ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ مَرَادِ ان لوگوں سے جنپر خصہ ہو اور ملما ہیں جنہوں
 اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد ان سے جو گزار ہو گئے وہ لوگ ہیں جو عمل پر اعلم کے کرتے ہیں اول

صفت پروردگی ہے اور ان صفت انصاری کی ولہنا سفیان بن عینہ نے کہا ہے من فضیل
من عملہ نافیہ شبہ میں الیقہ و مرفقہ من بخاتدا نافیہ شبہ من الصباری برسم
لوگ جنگا سیروں پر بیحتے ہیں کہ یہ دخوب علیم ہیں و انصاری خالیں تو جاہل دنی کو گھان
ہوتا ہے کہ یہ آیت آنہن کے ساتھ خاص ہے حالانکہ ربی اپری بات فرض کی ہے کہ وہ یہ عاکرے
اور ان صفات والوں کے طریق سر نہاء مانگے سویر کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ان کو یہ دعا کیا
اور اپری سوال کن افرش کرے لکھ مراد خدا کن اسکا ان کے فحالت سے نہ ہو یہ تو بالکل بگمان
ہر ساتھ اللہ کے بلکہ طلب اللہ کا اس تسلیم کیا ہے کہ مون ہتھا دو اعمال واقوال و حرکات
و سکنات و احوال سراند نو فرقہ مخالفوں پر گمراہ کے خدر کرے اور انکی مشابہت سر زرار کو س
بنا گے ایسے کہ قرآن میں فرمایا ہے و من یتوکهم مِنْکُمْ فَإِنَّمَا مَنَّا مُّؤْمِنُوْنَ اور حدیث شریف میں ایسا
ہے مرشیۃ ہبوم ہجۃ ہبوم اب دیکھو کہ خدا کن ا تو کجا جو شخص الحجیب بات کھتا ہو کہ تم مطلب اون
سھمیون فاتح کے عمل کو دیئے ہو صدین جاؤ اور صراط مستقیم شام کتاب سنت پر چلو اور طریقہ
مخالفین میں ہلام کو چڑھو اور تکید رجال سے پہاگو اور لخصوص قرآن و حدیث کو پڑو اور مختصر
اور سے بچو اور انفع شرک و قسم بچت ہو دو ہو تو یہ خود انسی بیکاری کے داعی الی نہ شد اور عمر شد
و نادی کو گمراہ سمجھتے ہیں اور سبق جانتے ہیں بلکہ اسکی تکفیر کرتے ہیں ۵

وَصَدَّقَهُ وَحْقَائِقُ الْإِيمَانِ	يَا أَيُّهُ الْقَدَّرُ هَذِهِ الْأَيْمَانُ
بِالْبَيْعِ وَالْتَّكْفِيرِ وَالظُّفُرِ	هَسْطَوْا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَجَنُونُهُ
وَلَعِبْدِيلَ وَحَقِّ الْهُمَّا حَقَّا	لَهُ سَوْلَانٌ لَا يَرْكُونُ لَعْنَهُ
مِنْ عَيْنٍ تَيْزِيرٌ وَلَا فُقَانٌ	لَا يَجْعَلُ الْمُحَقِّقُ حَقًا وَلَا يَعْلَمُ

ایمین فاتح میں داخل نہیں ہو لکن تین ہیں ہر نقطہ معنی دعا پر میتے اک اللہ تو ساری میں تناد دعا کو قبلہ
فراسو جاہل کوی بات بتا دینا چاہیے تاکہ وہ اس نقطہ کو کلام سمجھے لے بالجلد سورة فاتحہ میں کمی سائیں
ایک ایا ک غبڈ و لایا ک نستعین اس میں توحید خالص ہے و سراسلہ اہل دنیا
الصراط المستقیم ہے امین تابعت حق ہر تکمیل ارکان میں ہے ہبڑ رجا و خوف سو
حسب جلد اولی میں ہے التکمیلہ رتب العلکیف اور رجا جلد دوم میں الظہر العلکیف
ہم ان دونوں کو سماجیز و فرش بکے ایکٹ کر دے ۱۱

اور خوف جلد سوم میں ملا کیتے یوئیم الاینڈ جو متا ہاں کا جمل میں آج اعلیٰ سی
یعنی تفرق الحمد اللہ کا اور تفرق ربوبیت عالیین کا پانچواں بیان ہے اول شعیر علیم اور اول
اگر خوبی ضلال کا جھٹکا ذکر ہے ششم علیم کا بظہور کرم و حمد ساقوان خلود تدرست مجید کا ہڑک مخفف
علیم و لالصلائیں میں آٹھواں عاشرے فاتح ہے پہراہ امنی لیکر تکلب باقل کی عاقول نہیں بحق
حسن علیت تو گرجا بیست پنجم **تازبان دگر دل دگر عاصی کند**

ذان جلدی ہے صراحتاً اللذین العصمت علیکمہم اہمیں مل ہے محیت اجل پر اگر وجود اسکا او
دسوائیں مسلمہ ہلاکت ہے انسان کا جکہ وہ طرف اپنے نفس کے حوالہ کر دیا جائے گیا ہو ان مسلمانوں
کو توکل پر جبکہ انسان اپنے اور پر ہر وسا کریمیتے پڑھو ان مسلمہ تنہیہ ہے بطلان شرکت تمہارا
مسلمہ تنہیہ ہے بطلان بیع بر چو دھو ان مسلمہ آیات فاتح ہیں آسان اگاس ہرست کی ہر آیت
کو سنبھل سمجھ لے تو قیمہ کامل ہو جائے اہل علم نے ہر آیت کرستے میں ایک تصنیف مزود کی ہے۔

ف احادیث میں جو ترغیبات بابت تواتر قرآن و تلاوت و حلم و تعلیم و تاب و لذ کے آئی
ہیں اور وہ بہت کثرت کریں سو وہ سب تلاوت و تعلم و تعلیم فاتحہ پر بھی مرتبہ ہوتے ہیں
ایسیے کفاح الحشد پاک کا کلام ہے اور افضل واجع کلام ہے وہندہ بالخصوص فضائل سیورت
مبادر کے آئیے ہیں حدیث ابوسعید بن اعلیٰ میں فرمایا ہے **فی التَّبَعِ الْمُتَّقِيِّ وَالْفُرَانُ الْعَظِيمُ**
اللَّذِي أَوْتَيْتُهُ رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَابْنُ الْمَاجَةَ طلاق لفظ قرآن عظیم کام
سورت مختصر بیل ہو کمال عظمت در اسلام کام عالی مقام کی ابی بن کعب سرفرازیا تھا والذی نے
لفظی دہیہ ما ازیل فی المقدمة و کافی الاجعیل و کافی النبود و کافی الفرقان مسلمہ الہانہ
تسبیح طفون المثافی و القرآن العظیم الی اعطیتہ رواه الترمذی و قال حدیث و حسن
عجیب و رواه ابن حزم و کافی صحیح و کافی حکیم و الحاکم و قال عجیب علی الشرک و مفتخر
یہ حدیث نفس تعطی ہے ظلت پراسورت کی ایسیے کہ اول حضرت عائشہ فرم کھانی و استطع ناکید امر
مالک کے اور حضرت کی قسم بلاشک وغیرہ ہی ہے پر اسکو ہر چند کتب سماں سے بہتر بھجوایا کیونکہ
جہاک اس سیسی سورت فاضلہ جا سکسی کہا بابت میں نہیں اتری حتیکہ قرآن میں بھی اس کو جو کی
کوئی سورت دربارہ اپنے معانی خاص کے نہیں ہے اس کو زیادہ اور کیا مبالغہ ہو سکتا ہے کہ یہ جو

کل سے بڑا بھی اور خود اس مقدار قلیل کو قرآن عظیم فرمایا ہے تسانی اسیے کہا گیا تو یہ دوبار آئی
 ہے ایکبار کتے میں دوبار دیگر مدینے میں سو یہ تثنیہ نزول حجتے خود ایک دویں قوی ہے اسکی
 فضیلت و شرف پر یا یہ نہایت میں بدار بڑی جاتی ہے حدیث اس میں آیا ہے کہ حضرت نبی
 ایک شخص کو جو قریب ایک سفر میں اترنا ہوا یا لاملا خبر لے باعضی القرآن قال یا لفاظ اللہ
 رَوَاهُ أَبْنَجِيَّانَ فِي صَحْيَهِ الْحَكْمَهِ وَقَالَ صَحِيْهِ كَعَلَى أَشْطَامِ مُسْلِمٍ اس گھبہ
 اس سورت کو فضل و آن ٹھیہ یا ہے ولہ الحمد اور حدیث ابو ہریرہؓ کی جیسی کہ یہ کہا تھا ضيق عقال
 وَضَفْهَا لِعَبْدِيِّ بَلْ مَكْرُورٌ ہے اور وہ حدیث قدسی ہے اس بخش کتے ہیں حضرت جوہلؓ
 پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے کاشنے میں ایک وازا پر سے سنی جوہلؓ نے کہا
 یہ ایک دروازہ ہے اسماں کا جو اج کھلانے ہے بڑا بھی نہیں کھلانا تھا ہر ایک نہ شد اس دروازے کے
 اور اکیا یہ فرشتہ کبھی زمین پر نہیں کیا تھا بلکہ اج کے دن اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا اللہ
 یوَدِينَ أَوْ سِيمَمَالَحَ يُونَقَمَا تَبَقَّبَكَ فَلَخَّهَهُ الْكِتَابِيَّ خَاتَمَهُ سُوكَرَةُ الْقَرْآنِ
 لَرْ بَقَرَهُ بَحْرِيَّ مِنْهُمْ لَا أَحْطَبُهُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالشَّافِيِّ وَالْحَكْمَهِ وَقَالَ صَحِيْهِ عَلَى
 شَرْطِهِمَا فَحدیث ابو ہریرہؓ میں ہے فعاً یا ہے کل آرزوی بائی لکا میدا ڈھنہ دیں
 اللہ فھر احمد رَوَاهُ أَبْوَاهُ أَنَّهُ وَالشَّافِيِّ وَلِمَ مَاجَهَ يَنْجِسَ عَدَهُ کام کو بسم اللہ
 شروع نہیں کرتے وہ بے برکت ہو جاتا ہے اور این چراغ کتے ہیں کائن جبڑیں اذا جَاءَ
 يَا لَوْحِي اَوْلَ مَالِيْلَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ الدَّارِ قَطْنَيَّہ دیں ہے اسات پر
 بسم الله اک انت سیقل ہے ہر سورت کی بھی نے کہا بسم اللہ اسم عظیم ہے سچاری کا الفاظ جا برسی
 یہ ہے لَهُمُ اللَّهُ الْكَلِمَهُ هُوَ اللَّهُ الْأَكْرَمُ تَعَالَى فِي تَحْمِيْعِ الْقُرْآنِ بُيُّنَ أُبَيْهُ قَدْ كُلَّ سُبُّمْ حَسْنَتِ
 علیٰ مَرْضَنَسْ کتے تھے جس توکسی درست میں پڑے تو بسم اللہ الایہ اور حوالہ کہ اللہ جو انہیں بلا یا
 چاہتا ہے وہ اس کھنکے سبب سو دربارہ سورہ فاتحہ صحیعین میں آیا ہے وَمَا يَدُرِيَكَ أَنَّهَا رَوْحِيَہ اور بعض
 تھنیۃ مظلوہ کا اور دربارہ سورہ فاتحہ صحیعین میں آیا ہے وَمَا يَدُرِيَكَ أَنَّهَا رَوْحِيَہ اور بعض
 روایات میں فرمایا ہے شفاعة میں کل کا یہ حدیث تعلیم بن یسار میں یون آیا ہے کہ فاتحہ
 صحیعہ عرش سے دی کئی ہے رَوَاهُ الْحَكْمَهِ وَقَالَ صَحِيْهِ لَا تَنْكِدْ کتاب الدار و الدار میں
 مفتکت کہہ سکر فلتمتہ نہ اسے بے شمع کیا جانا ہے ملکہ اسکا بن لہی ائمہ میں اس بخش کا سلطان
 دیت کیا ہے

بیان رقیہ کا ساتھ فاتحہ کے لحاظ گیا ہے و نہ اللہ الحمد ایک جماعت اہل علم نے تفسیر فاتحہ کی منتقل طور پر تکمیلی ہے اور بعض نے مسائل علوم کثیرہ اس کی استخراج کیے ہیں کتاب نہال اس اسازیں مر ایک شرح مدرج اس لکھن اور رسالہ تحریر متوحد المفید المقرئی گویا تفسیر فاتحہ ہیں صاحب کتاب دین خالص دیغرو نے تیس مواضع میں اس حدستے توحید پر استدلال کیا ہے ولہ اللہ الحمد اس مکمل یہ بیان اس سورت کا علاوہ اس بیان کے ہے جو کسر فتح البیان اور ترجیح القرآن میں گما گیا ہے

دریند آن بیان کا ضمون نامذہست صد سال سیوان سخن از زلف یا گفت

عرضکہ پسلے اسم اللہ توحید کی بیس بجلد فاتحہ ہے جس نے اسکے سخت سمجھکر عمل کیا تو وہ موجود خالص ہوا اور ناجی ٹھیکار اور جس نے بخلاف اسکے عقیدہ عمل کہا وہ شرک یاد ہے ہو اللام احتضان

لَهُ كُلُّ نِعْكَفٍ شَهْتَ فَأَنَّ اللَّهَ ذُو الْكُلُّ	وَمَا عَلِمَ لِقَادِيَّاً ذَبَّتْ مِنْ بَأْسٍ
إِلَّا أَشْتَعَنَّ فَلَا يَقْنَعُنَّهُمَا الْبَدْرُ	الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالْإِلَهُ إِنَّمَا لِلنَّاسِ

سورہ کافرون

اس سورت شریف کو حدیث ابن عثیمین بابرین قرآن کے ہمیرا یا ہے آخر جمادی مسیم دین تصریف والطبرانی نوبل بن شحا وی شعبی نے کہا ہتا اسے رسول خدا مجھے کچھ سکھا دو کہ میں نہ تردد براک پڑھا کروں فرمایا کافرون مجھے کہرسو یا کہ کی برادرت ہے شرک سے آخر جمہ احمد و اہل السنن امین عباسی کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا میں تکوایا ساکھہ نہ تباہ دوں جو تکو اشرک باہر سے بخات دی تم سورہ

کافرون وقت سو نیکے پڑھا کرو آخر جمہ ابو عینہ والطبرانی حدیث زین بن العبد میں رفع گیا ہے جو ما اللہ سے یہ دو سورتیں لیکر اپنے حساب نہیں کافرون دکل ہو لند احمد آخر جمہ باز بود ویہ تک وجد اسکی یہ ہے کہ ان دو سورتوں میں ذکر اخلاص قی حید اور نہ شرک کا ہے حالیے جو کوئی مطابق اسکے عقیدہ رکھیں گا اور اعلیٰ کر کے انتہا سے میگا تو اللہ اسکی خضرت کرے گا وہنا از یہ بن حارثہ سے فرمایا تھا کہ جب تو بتر را کے تو ان لوگوں سورتوں کا آخر تک پڑھ لے کہ برادرت ہے شرک سی پڑھنا اس لوگوں سورتوں کا سوتے وقت اسیلے ارشاد کیا کہ اگر انسان ت میں ہر جائے کا

تو موحد مرے گا شرک ہے بری رہے گا وہندہ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مَا لَا يَعْلَمُونَ مَا لَا يَعْلَمُونَ
 عَبْدٌ مَا يَعْبُدُ شَمْسٌ فَلَا أَنْذُرْتُ عِبْدًا فَلَا أَنْذُرْتُ عِبْدًا فَلَا أَنْذُرْتُ
 مُنْكِرًا مِّنْ نَّيْنِ پُرْجَنًا جَسْكُو تُمْ پُرْجَنَوْرَتْرِمْ پُرْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ تُمْ پُرْجَنَوْرِمْ
 اورْزَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ کَوْجَنَوْرِمْ
 ضَدَ بَامْرِی بَسْمَانَا کِیَا فَامْرِی جَهْتَ تَمْ کَلْلَه تَعَالَى فِي صَدَرِ کَرْمَے آهُو۔ ابنَ کَثِيرَتَه کَمَا یَسْرَتْ بَزِيرَتَه
 ہواں علَى سَے چُورْشِرِکَ کرتَے مِنْ ایمِین حکم ہے اخْلاصُ قُوْجِیدَ کے خْتَارَ کرنَے کا لفظ کافروں
 شَانِل ہے هر کافر کو ہر دَنْتَے نَیْنِ پُرْسَے اگْرِچَنَاطِبَ دَالِ سَخَطَابَ وَحْدَاجَهَتَ کی کفَادَتْرِیشَ تَحْتَوِی
 کَمَا ہے کو وَهَضْرَتَ کَوْپَنَے جَلَ سَے یَکْبُتوْتَے کَایکَ سَالَ تَمَہَسَے ہَجَنَ کَوْجَوْ اِکِسَالَ ہَمَہَتَه
 مَجْوَهَ کَوْپَجِینَ گَے اسْپِرَیْجَدَه اَتَرِی اللَّهَ پَاکَتَه فَرَمَايَا اَسَے چَنْپَرِمَلَنَکَھَنَ مِنْ سَے باَنَکَلَنَزَارَ
 ہَوْجَازَ اَدَرَکَبَدَ وَکَرْجَکَوْرَمْ پُرْجَسَتَه ہَوْسَنَیْنَ ہَنَامَ وَاَذَادَوَاوَنَ مِنْ اَنَکَوْ ہَرْزَنَیْنَ ہَوْجَ سَکَنَا اَوْرَه
 جَکَوْمِنَ پُرْجَنَا ہَوْنَ یَسْنَیْنَ اللَّهَ وَحْدَه لَالْغَرِیْبَ لَتَمَ اَسَکَوْ پُرْجَوْ گَے پُرْدَوْ بَارِهَ یَسِیْ فَرَمَايَا کَمِنَ
 عَبَادَتْتَه تَهَارِی ہَادَه پَنْسِنَ پَلَسَکَتَا اَوْرَنَتَه اَسْقَنَدَیِی ہَوْسَکَتَا ہَوْنَ مِنْ توَالَّهَ کَیِ عَبَادَتْ طَلَبَزَ
 اَسَکَلِ رَصَانَہَتَکَے کَرَتَا ہَوْنَ اَوْرَکَوْمَکَاتَمُسَکَے حَکَمَ وَشَرِعَ کَیِ اَسَکَلِ عَبَادَتَ کَرَنَے مِنْ ہَرِوَیِ نَسْنَزَ
 کَرَتَے بَلَدَتَنَے اَپَنَے بَیِ سَے اِیکَ نَئِی چِیزَنَکَالِیَ ہے کَماَفَالَّهَ تَعَالَى لَهُ اَنَّ یَسِقَعُونَ اَلَا اَظْنَانَ
 وَمَا یَهُوَ اَلْكُفَّارُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهَمَدَنَے پُرْ حَضَرَتَنَے اَنَکَھَ سَلَتَے عَالَلَ
 سَتَے تَبَرِکَیَا کَیوِنَکَه عَابِدَ کَوَاِیکَ سَمْبَوَدَرَ کَارِہَتَه ہے جَبَکِیِه عَبَادَتَ کَرَے اَوْدَ اَسَکِلِ رَاهِ پَرِھَلَے
 چَانِچَرَسَولَ اَوْ اَتَابَعَ رَسَولَ نَے اللَّهَ تَعَالَى کَوْمَاقِ اَسَکَلِ شَرِعَ کَے پُرْجَا وَلَهْنَه اَکَلَه اَخْلاصَ کَ
 اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ کَیِ سَنْسَنَیِنَ کَرَسَوَا اللَّهَ کَرَے کَوَیِ سَیِودَه ہَوْا دَنَه سَوَا
 اَسَکَلِ رَاهِ کَے جَوْسَولَ لَاسَے ہِنَ کُوئِیِ رَاهِ ہَوْرَہَتَه شَرِکَ کَافَرَسَوْ حَابِغَرِالَّهِ ہِنَ جَبَکَا اللَّهَ
 حَکَمَنَیِنَ یَا وَلَدَنَه اَخْصَرَتَنَے اَنَ سَے کَمَدِیَا کَرَتَهارِدِنَ تَهَارِدِنَ ہَمَادَے یَسِیَے
 کَماَقَالَ جَهَانَه وَتَعَالَى دَلَانَ کَنَ بُوْلَقَ فَقَلَنَیِ مَعَلَهَ وَلَکَوْ حَمَلَنَ کَنَ بُوْلَقَ بَرِیَوِنَ وَمَنَالَعَلَهَ
 وَلَانَ بَرِیَعَتَه تَعَلَهُنَ اَدَرَ فَرَايَا کَلَأَعْمَالَنَا دَلَکَلَ اَعْمَالَلَهِ بَخَارِیَ نَے کَمَا یَسِیَے تَکَرَتَهارِدِنَ
 كَفَرَهَتَه اَدَرَمَجَه کَوِیرِادِنَ هَلَامَ تَعَصَرَتَه کَمَا اَسَلَتَتَه کَرَستَه ہِنَ کَمِنَ سَدَمَنَیِنَ پُرْجَنَادَه

پڑ جتے ہو اور نہ میں باقی عمر بھی ہیں تمہاری بات مانوں اور نہ تم اسکو پر جو کے جسکو مین پوچتا ہو
یہ دی گئی ہیں جسکے حق ہیں فرمائے ہے دلیل یہ یہ نہ کثیر کا مقدمہ ممکنہ لائے الیکٹ من تیکٹ طبعہ
وکھر ۲۰۱۳ امام شافعی وغیرہ نے لکھ دیا ہے لکھ دیا ہے وہی دین سے اسی تحریک کا نہ لال کیا ہے کہ فرمات وہ
ہے یہود مسیح انصاری سے اور انصاری نے یہود سے پرست انصاری ہے کیونکہ لام و لام کی اپنیں سب سے
رس بے ہر جسکے وہ متواتر ہوتے ہیں غرض کہ ہدایات کے ساختہ مل دخل دادیاں نہ مہبہ ہن بھائی
میں بہتری کیا چیز کے ہیں جنہوں ایں قیمتیں مانع افغانستان میں اس آئیں ہے دس شلے تھے
ہیں اور کہا ہے کافی محفل س حدت عظیمہ کا خاصہ ہے اسیے کہ یہ سورت براثت ہو شکر سے جس
طحی کو حداشت میں آیا ہے مقصود عظم اس سے یہی بیزاری حلقت ہے درمیان ہو جدید نہ سکون
کے والہنا واسطے تحقیق براثت کے جانبین میں حرف لفی لا یا گیا ہے حالانکہ صرفاً تفسیں اثبات ہے
یعنی کافی تحدید مانع ہوئی وہن براثت محض ہو کر کافی تحدید ہوئی کافی تحدید اثبات مسعود بر جن
ہو جسکی عبارت کے یہ شکون بڑی ہیں پس یہ سورت بہب اس تضمینی لفی اثبات کے مطابق دولا
امام الحنفی کے ہے ایسی بدلکاری تحدید وہن کافی تحدید فطرتی اور موافق فرقہ تو سید کے ہی ہو
وہن اعتراف ہم و ما بعد وہن کافی تحدید کو ملنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہو نوں ہو تو نہ
کو سنت صحیح و غرب میں پڑھتے ہے اسیے کہ یہ سورہ خلاص میں اکٹھی ہیں ہر درجہ تو حیدر بن
بغیر کسی بند سے کو بخات و فلاح نہیں ہو سکتی ہے وہ درجہ یہ ہیں ایک عمل و مقام اہل اللہ کی تجزیہ
کا شرک و کفر و ولد و والد سے کو نکہ اللہ احمد صدیم بلیہ و مولوی ہے دوسری نوع تو حیدر کی تصدی
الاہ ہے کہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت مقصود و مراد ہو اور کس کو اسکی عبادت میں شرک کری
بلکہ زرا اکیلا اللہ ہی ہے جو بودھیوں سے ہو یہ سورت اس تقصیہ کو وہ کنجوں شتم ہے اور غرض تکریب
سو تاکید و قطع طبع کفار ہے جاہت رسول کو مراد ہیں کوئی ہو کہ تم کفر و شرک پر حصی ہو اور میں تو حیدر
وہ سلام پر رحمی ہوں یا مکو تمہارے عمل کی جزا ہے گی اور مجھ کو یہی سے عمل کی ایسیے کہ یہیں بیرون جزوی
آئت ہے کافی تحدید ہیں نہ کا کیا کیا یا بتا یا ساری سورت مخفی ہے اسی سے غلطی کی بلکہ
سورت مکمل ہے ابین خول نسخ کا محال ہو یہ تو مولک اخلاص تو حیدر ہے والہنا اسکو سورہ خلاص
کہتے ہیں اور اسی میں براثت کھض و شرک و کفر سے یہی میں ہرگز تمہاری موقعت نہ کر دن گا

اسے کہتا رہا دین باکھل باطل ہو اور وہ تمہاری ساتھی مقص ہے ہیری شرکت اسیں یعنی جو اوقتم
اس میں حق ہیں ہیری شرکت نہیں کرتے ہو تو یہ غایت درج کی برداشت ہوئی اقرا رکھاں ہے
جسکی بہنیا پر نسخہ کہا جائے یقیصیں ٹھیری ہی حکم اس برداشت کا ہے جو دریان انسانی رسول
اہل سنت اور دریان اہل بیان و ضلال کے ہے خلفاء و ولیت رسول نے بھی مشکلین و کفار کو
یہی بات کھی تھی لکھ دیتھی کہ وکنگا دینا اس کی لازم نہیں آیا کہ انہوں نے انکو انکی عبادت
پر تقدیر کر کہا تھا اس سے کہنے میں اپنی برداشت کا انہار کیا تھا متعذلا وہ مشکلین پر جہاد کر تھے جس کے
اور مبتدہ عین پر و فرماتے لشکھ ماقاکہ ابر الْفَقَہ مُكْثِنَّا بِجَهَنَّمِ اس سورت کے
بخوبی سمجھ لیکا وہ ترک عبادات غیر اللہ سے بڑی ہو جائیگا اور جس نے اس سورت کو پڑھا اور سمجھا
اور موافق اسکے عمل نہ کیا اور عقائد رکھتا تو وہ منافق ہو یا شرک کا فرائض کا خطا ہر موافق باطن کرنے والے اور عیاذ بالله

سُقْدَةُ قَلْهُوا اللَّهُ أَحَدٌ

اس سورت کے نام بہت ہیں شہور نام اسکا سوہہ خلاص ہے ان ناموں کو خطیبیت ذکر کیا ہے کہ شرکت
ناموں کی دلیل ہر شرف کسی پر اس سورت میں توحید کی صراحت اور بہت پرستون پروردہ اور فاعلیز
شنبیت و شنیت پر انکا رہے یہ سورت چار یا پانچ آیت ہے بعض نے کہا تھا ہر اور بعض نے کہا ملکی ہے
ابی بن عبدہ کہ تو ہیں شرکوں نے حضرت کے کہا تھا کا لے محمد تم ہم سکون سب اپنے رب کا بنا اور سپر العین
یہ سورت نازل کی جو شبیدا ہوتی ہے وہ مرتبی ہو اور جھر تی ہے وہ موڑو شہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ
زمرے اور زکوٰی اسکا دارث بنی اللہ کا کوئی شبیہ و عدیل نہیں ہو لیں کہلے شنیت ددۂ الحمد
وَالْعَزَىٰ يَسْتَأْتِي تَأْيِيْخَهُ وَابْرَقَيْيَهُ وَالْحَالَمَ وَحَصَّيْهُ اسکو ترددی نے بھی بوالعلیہ سرور سلا
رو اپت کیا ہو اور ذکر ابی بن حبیب کا نہیں کیا اور کہا کہی اسح ہے جا بزرگتھے میں ایک عربی نے اک
حضرت سے کہا انصب لذاربک اسپر یہ سورت آئی احرجہ الطبرانی و البیرونی و الیونی و مغیرہ
و حسن السیوطی اسنادہ ابن سعد کا لفظ ہے کہ قولیں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا
ملائیت لذاربک اسپر آیت نازل ہوئی احرجہ ابعا لشیخ و الطبرانی دوسر الفاظ ابن عباس نے کہا
ہو کہ یہود پا س حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ائمہ بن اشرف و جیسیں بن خطب بھی تھا
آئسے کہا یا کہ مولانا صفت لذاربک اللہ تعالیٰ بعثت اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت بسجی رو رواہ

البیت بقیت محاوم ہوا کہ ارشاد قائمی نے بیان اپنی اس بحث کا پغیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ جھوڑا بلکہ خود مستکفل اس دیان عظیم انسان فیضِ ایمان کا ہوا اب جو لوگی ہم سے پوچھے کہ ماہر سے بت کا ایسا بوصوف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بھی بھی وصف اسلک جو اس سورت میں لے ہیں ہیں زیارتِ العالیٰ کے الفاظ بعد میں بحاجت کیے ہیں اور الفاظِ منصوص چھوڑ دیے مثلاً کتب عقائد میں لفظ رب العالمین کے الفاظ بعد میں بحاجت کیے ہیں اور الفاظِ منصوص چھوڑ دیے مثلاً کتب عقائد میں لفظ میتوود برحق کی یوں کرتے ہیں کہ وہ جسم ہے نجوم ہر عرض مخصوص تحریر متعبع ضعف دلیل عالم زخایع علم زجہت میں ہر زعش پر دخود لکھا حالانکہ ان الفاظ کے موافق عقیدہ رکھنی میں کبھی تو ایکارِ منصور صحریہ محکمہ کا لازم آتا ہے اور بھی گرفتاری بحاجت میں ہوتی ہے اسی سے کہ جب یا الفاظ ادا در یہ خوف صحاہ دیا ہیں وقوعِ تابعیت نہیں ہوا اور عبارت بتعالیٰ نہیں قرآن کے واطح تزیر کے بنائی گئی ہو تو سر مرحد دو بحاجت ہوئی گوئی مختلط کے پہنچانی تزیر کے نہ ہوں اور استوارِ حسن کا عرش پہنچ قرآن و اول سنت سطہ جو حد تواتر معمنوی بلکہ نفلتی کو پہنچ گئے ہیں نہ بستے ہے پہنچی تواریکی مثلاً اگر ان کا کام میں حملہ العرکہ تراستو جا نہیں ہو تو پہنچ کیا ہو سطح علو خدا کا خلق پر بوجستہ واد کے اہم بساں ہونا اس کا ساری مخلوق کو بابت خود براہین کہنا بے حدیت کو نہیں ہو بھرن فی جہت علوکی یہے چہ ماہا کو لفظ جہت کا کسی آیت یا غیر مرفوع میں نہیں آیا ہے اور سلفتی ساتھ اسکے تکلم نہیں یا بلکن علو علی علی تو بہر حال منصوص قرآن و حدیت ہر ایکار علو کا لازم نہیں آتا ہے مان اگر کوئی قابل عنوان کا بے گرفظ جہت نہیں کہتا تو وہ عامل باعذیت ہر اسی طرح جو اسما مختی سوئے الفاظ سورہ اخلاص کے کتابہ اللہ اور سنت سطہ میں ہے ہیں وہ واطح شناختی تعالیٰ کے کفایت کرتے ہیں جیسے علیم سمع بصیر قدیر حیم کرم غفور نہماں دخونہ اور حکمہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے ان ناموں سے لکھا رین ۖ فیکی دُعْوَةُ اللَّهِ أَوْ دُعْوَاتُ حَمْدٍ لِّيَا مَمْكُنَةٌ دُعْوَةُ اللَّهِ لَا مُمْكُنَةٌ الحسنة ۖ یا ایک قسم کے وصف ہیں اور دوسرا قسم کے وہ وصف ہیں جو ہم جنس استواد ہیں جیسے پہلیں وقدم دخونہای بھی بہت سے صفات ہیں جیسی نے کتاب الاسماء والصفات اسی باب میں سبقرا کے لکھی ہے اور کتنے بجاویز والصلات بھی ان اسماء و صفات پر من معانی کے شامل ہے سو ہم یہاں وصفات واسطے سرفت و شناخت اللہ تعالیٰ کی کفایت کرتے ہیں اسکے سوا جس قدر عبارتیں در

لفظیں اہل کلام نے تکالی ہیں وہ سب بڑست کم پڑھنے ملکن نہیں ہر کو انکا فاعل و معتقد خلائق تھا
 و عمل سے محفوظ درہ کے سے رسی یہ بات کا بعض ان الفاظ صفات سے ظاہر ہیں شبیہ یا تشبیہ با تجسیم بخاتی
 ہے سو علاج اس طرح ہر کاس کلہ اچالی سے ہو جاتا ہے لیکن کمیلہ شیعہ ذکر نہیں کہ لفظ آحاد کو
 اور جو صفات ایسے ہیں جنکو سلف نے مستا بہات میں کہا ہو جیسے قوب و معیت و خوبیا و مان میں
 کافی ہو کر موافق ظاہر ان الفاظ کے ایمان لائے اپنی عقول فوض کو دخل نہ رے اور اللہ تعالیٰ کو جو حق تھا
 ملتویں سو فرشہ بھائی اور کسی جگہ بھی کئی تاویل نہ کرے کیونکہ یہ تاویل سلف سے اٹور نہیں ہے
 بلکہ ایک شبیہ ہے تکمیل کی بڑی مگارہ ہی پہتر فتوں کی اسی جگہ سمجھو ہوئی کہ انہوں نے اپنی اوقات حضر
 میں ان صفات اور انکی کیفیات میں بہائی کیفیات کی خوازگاں مجد و ایمان لائے پر اتفاقاً کرتے اور تاویل یاد
 و توجیہ کا سد میں پڑھتے تو خاصہ موجود فصل میں ہو جاتے و لکن جب ایمان نے مانا کا علیہ واجھ
 پر عمل نہ کیا اور انکے دل میں نہیں تھا تو وہ درپے مستا بہات کر دو گئے اور صراحت استقیم نے رو جا
 پڑے اور مکملات کو بھی ماقول تھیں اور یا حالاً مگر وہ مستا بہات کا طرف مکملات کر چلے ہیں تھا ز بالعکسر
 بالجملہ جو مسلمان ہے دین پر مختل ہو اور یہ چاہے کہ وہ دنیا میں ایمان کر رہے اور ایمان پر رہے
 اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو انس طرح پر بھاپن سکھے جس طرح کر خود اس نے ہیں اس سورہ ببارہ
 میں اور جا بجا دیکھا کیا تھا قرآن میں اپنے کہونا یا یہے اور اسکے رسول نے اسکی وصاف اپنیں
 و احادیث میں ذکر فرمائے ہیں اور رسول اللہ کی عبادت میں کسی کو منع ہو یا وہ شرک کیے نہ کرے
 اور کوئی اپست پر ہر پرست گور پرست کو کب پرست و خواہیز نہیں تھے کہیں وہ وحد خالق اور بلا کوئی
 مغفرت کے ہو گا ورنہ شرک کے لیے حکم خود نہ کر کا ہے اسی طرح جس کی بعثت عقیدہ و عمل میں صدر
 اکثر تکمیل ہے جیسے رفع خراج اور ان کے ہنال وہ بھی مخلص نے القارہ ہو گا اس جگہ کوئی راؤ
 بحث کرنا اس سخون مذکول وجہ مُعترف ہے سمجھو دنیں ہر بلکہ یہ قصد فقط ثابت کرنا تو خیال اصر
 کا ہے اس سورت مخلاص سے یہ سورت اپنے باب میں عظیم اشان ہے و اہنہ ابی بن کعبہ نے رفع اکما
 ہو کر جس نے یہ سورت پڑھی اس نے گویا ایک تھامی قرآن پڑھا آخر جمعہ الحمد و اللہ تعالیٰ وغیرہ
 حضرت اہن ضمی اللہ عنہ ساختے ہیں ایک دی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 آیا اور کہلاؤ احمد احمد السوڈہ فرمایا جب تک رایا کہا آدم خلائق الجنة رداہ احمد ملک

الْأَنْزَلْنَا مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ مَا نَرَى إِنَّا نَحْنُ بِهِ مُحْسِنُونَ
بہشت اسی حدیث میں ستر فیغیرہ میں آئی ہیں لکن ضعیف غریب ہیں اور بعض مخصوص مان لمحہ و قرآن
ہوتا اس کا کلمی طرح سے ثابت ہوا ہے بعض دایات صحیح اور بعض حسن ہیں حدیث ابو سید خدیجی
میں فرمایا ہے قسم ہے اسکی جسکے ماتحت میں ہے جان یہی کہ یہ سورت برائے لمحہ و قرآن کے ہے
رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالْجَنَاحَادُّ وَعَيْرُ هُمَّادٌ یہ سورت با وجود قصر کے تبعیع مسافت الہمیہ پرشام ہے اور
محمد پر رد کرتی ہے حدیث میں اسکو لمحہ و قرآن کہلاتے ہیں کیونکہ مقاصد اس سورت کے مخصوص این
عقائد و احکام و قصص میں کشف ہے جو یہ کہا ہے کہ یہ برپا صاری قرآن کے ہی سورتاں نے
کہا کہ میں نے یہ رہائی کتب تفسیر و حدیث میں نہیں لکھی اٹھئے میں کہتا ہوں کہ گوی رہائی ہے
لکن یعنی اسکے صحیح ہیں جب ایکبار کا پڑھنا برا برہنمائی قرآن کے ٹھیکار تو قیمت ہا کا پڑھنا برا برہنماء
قرآن کے بالیقین ہو گیا اس سورت کی فضیلت میں اگر اور کچھ آنا مگر یہی ایک حدیث عَلَيْهِ
کی صحسنیں وغیرہ ہمیں ہے تو لفاقت کرتی یعنی حضرت مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
شخص کو ایک شکر خورد میں پہنچا تا وہ اپنے ہمچاپ کو نماز پڑھتا اور اسی سورت پڑھ کر تا وہ لوگ
جب پہر کرائے حضرت سو ذکر کیا فرمایا اس سو دریافت کر دکر دکر کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچھا
تو اس نے کہا کہ یہ صفت رحمان کی ہے اور میں اس کا پڑھنا و دست رکھتا ہوں فرمایا اسکو جو کردہ
کہ اللہ اسکو دست رکھتا ہے ^{هذا لفظ الْجَنَاحَادُّ ذَكَرَهُ كَلِيلٌ} اللَّهُ جَلَّ جَلَّ دُوْرِ الرُّفْطَ بِجَانِي نَزَّهَ
سے کہا ہے اصل میں یون ہو کہ ایک مرد نصاری سجدہ میں امامت نماز کی کرتا ہتا جب کوئی
سورت نماز میں پڑھتا جو سورت میں کہ نماز میں پڑھی جاتی ہیں تو اسکو اسی سورت کو آغاز کرتا کہ
پہلے قل ہو اللہم پڑھتا پڑھ کر اسی سورت پڑھتا ہر کوئی میں اسی طرح کیا کرتا اسکے معاملے اس سے
اس بارے ہے میں گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سو کیون شروع کیا کرتا ہے کیا تو اسکو کافی نہیں
سمجھتا کہ دوسری سورت بھی پڑھنا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑھا کر یا اس کا پڑھنا موقوف رکھہ اور
دوسری سورت پڑھاں نے کہا میں اس کا پڑھنا ہرگز نہ چھوڑ دن گا تمہاری خوشی ہو تو میں آتا
کروں اور اگر خوشی نہ ہو تو امامت کرنا ترک کر دوں وہ لوگ اسکو فضل جانتے تھے غیر کہ امامت
کرنا پسند نہ ہے جب حضرت مکا جانا اس طرف ہوا تو اس پے کے یہ حال کہا فرمایا اسے خلان

تجھ کو کون پانچ ہے اس کر کر تو اپنے صاحب کو حکم پڑھے اور تو نے لزوم اس سورت کا ہر کہت نماز
 میں کس لیے ختم کیا ہے اس نے کہا اینِ انجھا فرمایا جنک ایا ها آدھا ک الجنۃ
 یہ حدیث اس لفظ کے کئی طرح پر سوا بخاری کے اور ائمہ حدیث نے بھی روایت کی ہے پورست شجوہ
 ہے واسطے بیان توحید و صفات کے اس میں دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کا شرف معلوم ہی کی
 وجہ سے ہوتا ہے سواس علم کا معلوم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہیں کہ کون جنیں اللہ کی صاف
 ہیں جائز ہے اور کون ناجائز تواب اس سورت کی شرف نظرت و جملات محل کا کیا پوچھنا توحید
 بیان ہیں اہل دین نے کتب ستقلہ الحجی ہیں جیسے دین خالص تقویۃ الایمان و دعا یۃ الایمان
 در فضیل و تطبیق الاعقاد و تحریرۃ التوحید المفید الی غیر ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ حراثی اور حافظ ایز
 لاقیم کی تالیفات اور مابین خطيہ الحارب ہیں یہ علم ہے جلکو عی بہت ہیں لکن سوا افراد علماء
 و خمول اہل علم کے کوئی اسکے دفائق کو نہیں پوچھا جائے کہ شرک کے ستر دروازے ہیں اور عربت
 کے بہر دروازے شرک جلی سے تو بیصل اہل سلام نبی بھی جلتے ہیں لکن شرک خفی سرخہنا ایک
 نصیب ہوتا ہے جو کہ موافق بن اللہ ہے اللہ ہم اهید نا الصن اط المستقیم حمل اط الدین
 العمت علیہم غیر الخضور علیہم ولا الضاللین اللہ ہم اہمین بن کثیر کہتے ہیں
 بخاری نے ابو عیینہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے ایک مرد کو ساکہ وہ بار بار قل موال اللہ
 پڑھتا ہے صحیح کو اخضرت سے ذکر کیا گویا ایس نے اس مرد کو قل و تھیر جانا فرمایا و اکنہ نے
 لفظی بیہدہ ایکھا العدل نہ کر قرآن درد کا الشکری ایضاً دوسرا لفظ ابو عیینہ کا کہ
 ک حضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک تم میں کا اسی تھے عابر ہے کہ
 تنائی قرآن پڑھے ایک رات میں یہ بات اپنے شاگردی اور کتاب ہم میں یہ طاقت کس کو ہے فرمایا
 اس نے واحد حتمہ نہ کرت قرآن ہے تقریباً بیلحداری تیار لفظ ان کا یہ ہے کہ ایک رات قدر ایک
 نہان اسی سورت کو پڑھتے رہے یہ ذکر حضرت سی ہوا فرمایا والشہریوریت برابر نصف یا اٹھ
 قرآن کے ہے درد کا احمد اس کے بھی ثابت ہوا تکرار کیس سورت یا ایک بیت کے تمام
 شب درست ہر آن عمر کہتے ہیں ابو ابو ش انصاری ایک نبلس میں یہ بات کہہ رہے تھے لگایا کہ
 شخص تمہارا نہ کرت قرآن ہر رات میں نہیں پڑھ سکتا۔ ہے کوئن نے کہا کس کو پڑھات

فیل ہو اللہ احمد ناٹ قرآن ہے تھے میں حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور ابو ایوب کا
کہنا سنافر مایا صدق ابو ایوب رَدَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ الْأَنْصَارِيَّ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت مسیح نے کما جمع ہو جائی
میں تپیرت قرآن پڑھون گا لوگ جمع ہو گئے حضرت نے باہر اک فل ہو اللہ پڑھی بھر جلے کوئی بعفر
نے بعض سے کہا حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ میں نکت قرآن پڑھوں گا ہم سمجھے تھے کہ کوئی خبر
آسمان پر سے آئی ہو گی حضرت نے نخلکر فرمایا یعنی جو تم سے کہا تھا وہ ہیک ہے الٰہ وَالنَّعَمَ
لقد لَذَّتِ الْقُرْآنِ هَذِهِنَّ اَرْدَاهُ مُسْلِمٌ وَمَرْفَأُهُ الرَّمَدِنِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِحَ وَغَرِيبٌ
ابن کثیر نے ابجید بست سے حدیث میں دربارہ نکت قرآن ہونے اس سوت کے نقل کی ہیں اب الدرواد
کہتے ہیں حضرت نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اسی سات کہ ہر دن ہبھائی قرآن پڑھے کہا
مان سے رسول خدا ہم اس سو ضعف عجز ہیں فرمایا اللہ نے قرآن کے میں ملکتے کے قل ہو اللہ
نکت قرآن ہے رَدَاہُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاللَّشَّافِیُّ اس کو یہی ثابت ہوا کہ اس سورت کو
غرض پر ہر شب ہر روز ضرور پڑھ لیا کرے حدیث عقبہ بن الجیعیط میں بھی اسکو نکت قرآن
ہمیرا ہے رَدَاہُ أَحْمَدُ وَاللَّشَّافِیُّ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ کہتے ہیں خود
صحابی اپس میں حضرت سعید رضی حضرت روایت کرتے تھے کہ آپ فرمایا قل هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
نکتِ القرآنِ مِنْ صَلَلِ الْبَهَارِ رَدَاہُ الشَّافِیُّ یعنی اس کا نام میں پڑھنا برپڑھنے ہبھائی
قرآن کے ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں میں ہر رہ حضرت کی آیا آپ سے ایک شخص کو ساکن قل ہو اللہ
اصد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہو گئی یعنی کہا کیا چیز فرمایا جنت رَوَاهُ الْمَالِكُ بْنُ الْأَنْبَارِ وَالْقَوْمِ
واللَّشَّافِیُّ وَقَالَ التَّرْمِدِنِیُّ حَسَنٌ صَحِحَ وَغَرِيبٌ اور یہ حدیث کہ جناتِ ایسا ہا آمدخلات
الجنة پرے گذر چکی ہے عبد اللہ بن جبیث کا لفظ یہ ہے کہ کوئی پایس تاریکی پھر جسی ہم حضرت کے
منتظر تھے کہ اگر نماز پڑھا میں آپ سے ہے اور سیرہ اتحاد پکڑ کر کہا پڑھ میں چکارنا پر فرمایا کہ میں نے کہا
کیا ہوں فرمایا قل ہو اللہ احمد و سعد زیرین شام و صبح تین بار تجوہ کو ہوں دو بار کفایت کرنی گے رَدَاہُ
عبدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَارَدَ وَالْتَّرْمِدِنِیُّ وَاللَّشَّافِیُّ وَقَالَ التَّرْمِدِنِیُّ حَسَنٌ صَحِحَ وَغَرِيبٌ
حدیث سیدم داری میں فرمایا ہے جس نے کہا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
ولَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحُكْمُ أَحَدٌ لَهُ الْحُكْمُ لَهُ الْحُكْمُ چنان

رواۃ آحمد اسکی سندین خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے و معاویہ بن المن جنی
 کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازو سلم نے فرمایا ہے جتنے قل یو اللہ احمد کو دس بار پر اپنی اللہ
 اسکے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے عمر بن نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑنا کیون گے اسے رسونخدا
 فرمایا الکر و اطمین تفرد یہ آحمد منداری میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی میں بار پڑنے کیا
 اسکے لیے دو مل ل درج تین بار پڑنے کا اسکے لیے تین محل طیار ہو گئے عمر بن خطاب نے کہا اب ہم
 مخلات بہت کو ہو جائیں گے فرمایا اللہ اذ شع من ذلک و هذل احر میں چند انہ بن ماک کا لفظ
 زعمایہ ہے جو کوئی قل یو اللہ احمد کو پچاس بار پڑتا ہے اللہ کے گناہ پچاس برس کی بخشید یا ہے
 رواۃ ابو عیینہ اکنہ اسکی سند ضعیف ہے ابن کثیر نے احادیث کثیرہ بیان ہیں ضعیف سورة خلاص
 کی نقل کی ہیں جن میں دوسو بار پڑتے ہے کا جرا یا یہے لکن غالباً ضعیف ہیں برہمنیہ نے کہا ہیں تمہارے
 حضرت کے سجدہ میں ایسا ایک شخص نماز میں دعا کرتا تھا اللهم اسٹلام کی یا انی اشهد ان کا اللہ
 الات انت الاحمد الصمد الذی لَمْ يَكُلِّدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوْا الْحَمْدُ حضرت نے فرمایا
 وَلَكُنْهُ لَعْنُی بَيْدِهِ لَقَدْ سَأَلَهُ يَسِيمُو الْأَعْظَمُ الدِّنِي إِذَا مُسْتَشِلَّ بِهِ أَعْطَاهُ وَلَذِكْرِهِ
 اجابت رواۃ اهل السنن و قال المترجمی حسن غریب حدیث جابرین دس بار پڑنا
 اسکا بعد مغرب کے آیا ہے فرمایا جس رواۃ جنت کر جا ہے و اغلب میا درج سورہ عین کو چاہے بسیار
 رواۃ ابو عیینہ اکنہ کثیر نے اسکی سند پر کچھ تکلم نہیں کیا حدیث جریر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ جو کو
 وقت دخول نزل کے اسکو پڑھ گیا اس گھر والوں سے اسکے ہمسایون سے فقر دو ہو گا رواۃ الکبر
 لکمی اسکی سند ضعیف نہ ہے دربارہ اکثار قوات سورہ اخلاص کے سازاوال میں حدیث
 المن نہیں ملکت آئی ہے وہ کہتو ہیں ہم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توک میں تھے
 سوچ زکلا اللہ ان کی سی روشنی و حکم شعلہ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی جبکل حضرت کے پاس آئے
 حضرت نے کہا تھا کیسی روشنی و حکم ہے کا جس جیسی کبھی نہیں دیکھی کہا معاویہ بن سعید یعنی
 کا استقال میکری میں ہو گیا ہے اللہ پاک نے ستر ہزار فرشتے بیجے کا نام پڑھا پڑھیں کہا یہ کس سب
 سے کہا دروات دن چلتے کہرے بیچھے قل یو اللہ احمد پڑھا کرتے تھے الحدیث رواۃ ابو عینہ
 اسکی سند میں نبی میں مارون ششم بوضع ہے یہ حدیث کسی طریق سے اسی ہے سب سائیں

اسکل ضعیف این اسکل فضیلت ہراہ معوذ تین کے بھی وارد ہوئی ہے اور ذکر استغفار کا بھی
ساتھ اسکے آیا ہے عالیہ رحمہ کہتی ہیں حضرت مسیح کو جب بستر پر آتے تو ہر رات دلوں ہتھیا
جمع کر کے دم کرتے اور یہ سورت معوذ تین پر بکر جانتک بدن پر ماتحت جا سکتا ہے فرماتے سرو
اور سلسلہ کے بدن پر ماتحت پہنچنا شروع کرتے تین بار یون ہی کرتے روادہ آہلِ استغفار

لہیل اللہ الدّلّ عَلَیْهِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ^۱ اللَّهُ الصَّمَدُ^۲ لَمْ يَكُنْ لَّهُ إِلَيْهِ شَفَاعًا^۳ وَمَنْ يَكُنْ لَّهُ كَفُوًّا لِّحَدَّهُ^۴ نَلِمْ جَمِيلَهُ
تو کہ وہ اللہ اکیسے اشد زادہ ہے کسی کو جنا اور نہیں سکے جوڑ کا کوئی فن صدر ہے
یعنی کہما تا پتیا نہیں ان کی طرح کا کوئی نہیں نیز نہ جو درجے نہ بیٹا انتہے فکر ہے بلکہ یہ دوستے کما کہم
عابد عزیز این اللہ ہیں اور فضاری نے کہا کہم عابد مع ابن اللہ ہیں اور محبوب نے کہا ہم عابد ہو و ما فیہ
اور مشکون نے کہا ہم رب پرست ہیں قلب اللہ نے یہ سورت اپنے سینگھ پر اماری اور فرمایا تو کہہ کہ
الله اکیسے ہوئی اسکانظیر و زیر پرہش انشد برادر والانہیں ہر اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس طیت میں
سوال اللہ عزوجل کے نہیں ہوتا کیونکہ وہی اپنے سارے صفات و فعال یہ کل مل ہے ابن عباس
نے کہا صدر وہ ہے جو سکل طرف ساری خلائق اپنے حوالج و مسائل میں متعلق ہو دوسرے الفخایہ ہو کہ صدر
اسکو کہتو ہیں جو سیادت و شرافت و عظمت و حلم و علم و حکمت میں کامل ہو سو ایسا شخص فاطمۃ اللہ پاک
ہو صفات اوسی کو لائق ہیں کہ کوئی اسکے جوڑ کا نہیں ہو اور نہ کوئی شوائیں جسی سی فیضیان اللہ وحید
القضا ایوب و اہل سنت کہا صدر وہ میبدی جو سیادت میں حد تک ہو نہ چکیا یہی قول ابن معوذ کا بھی یہ
زید بن اسلم نے کہا صدر معنی سیہی حسن نے کہا یعنی باقی بعدها کے اور حی قیوم جسکو زوال نہیں
علکرمه سنے کہا صدر وہ ہے جس کو کوئی شے باہر نہ کلے اور کہا ناہ کہا اسے بیچ بن انس سنے کہا
یعنی وہ جس کے کسی کو نہ جنا اور نہ کسی سے جنایا گویا با بعد کو تفسیر اس لفظ کی ہجیرا یا ہے یعنی سیر
جید ہے ابی بن کعب بھی اس طرف گئی ہیں ابن معوذ و ابن عباس و مسیح بن ابی یحیی و مجاہد ابن
بریدہ و عکرہ و مسیح بن جابر و عطا و عطیہ و حجاج کو مددی کا تولی ہے کہ صدر وہ ہے جو سکل جوں
نہ ہر یعنی محسوس ہو پولانہ ہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مدد صدرت یہ ہو ہے شعبی نے کہا صدر وہ ہے
جو نہ کہا اسے نہ پیسے ابی بریدہ نے کہا صدر اکیس نو رہے چکنا ہوا بریدہ سنہ کہا صدر وہ ہو جسکا

جو فہ نہ ہو یعنی انہوں نے علم ابو القاسم طبرانی کے کتاب الحسنة میں بعد ذکر ان اول کے
 کہا ہے کہ یہ سب معانی سیم ہیں ہمارے رب کی صفتیں ہیں اسپتادی کے علاج ہیں ہ اپنی
 سواری میں اس تھا کہ ہوچکی گیا ہے نہ صاحب جو فہ یعنی کہا تاہے نہ پیتا ہے بعد خلق کے باقی
 رہیں گا اس طرح بھی یعنی نے بھی کہا ہے ہر والد و ولد و صاحبہ کی نقی فرمائی مجابر نے کہا کفوس
 مزاد صاحبہ ہے کما قال تعالیٰ *بِلَيْلَةِ النَّمَوْتِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُكُونُ لَهُ دَلَدٌ وَّكَلَدٌ تَكَلَّلَهُ*
 صاحبہ و خلق کوئی شکی یعنی جبکہ وہ ہر شے کا عاقی و ماکہ ٹھیرا تو پھر خلق میں اسکا نظر
 کہاں سے آئی گا جو کہ اسکی باری کر سکے لحال اللہ تعریف ڈالنا و قدر ہیں و تنزہ اللہ پاک نے
 فرمایا ہے *فَتَأْلُوَ اللَّهُكَنَّ الرَّحْمَنَ وَلَدَ الْعَدْجَمُ شَمَدُ شَيْئًا إِذَا مَنَحَهُ الْمَغْوَثَةَ يَنْقُطُرُ مِنْهُ*
 و تنسق الارض و تختزیل الجبال ہذا ان دعوی اللہ حکم و لدنا ذمما یستبعی للرحمان اذ تستخذ
 ولدنا ان کل مرنے في الشموت و الارمن الائی الرحمان عبد المقدار احصاهم وعدتہم
 عذابا و کلم ایتیہ یوم القیمة فردا اور فرمایا و فاتح العذاب الرحمان ولد سبحانہ بل عباد
 ملک صوت لا یستیقوتہ بالقول وہ فرمایا لیکن اور فرمایا و جعل ایتیہ وین الحسنة
 نسبا و لعد علیتی نیختہ الهم الخضر و من سبیحان اللہ عتما یصریعون اور سمحیں خماری
 میں آیا ہے نہیں کوئی زیادہ تر صابر اللہ سے اذی چڑکو وہ سنتا ہے وہ اسکے لیے اولاد ٹھیرا
 ہیں اور اللہ انکو رزق و حافظت دیتا ہے حدیث ابو ہریرہ ہے میں فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہا
 جہشلا یا مجکہابن دم نے اور ٹکویہ نہ چاہیے تھا اور گالی دی مجکہابن دم نے اور اسکو یہ نہ چاہیے
 تھا اسکا بھٹلانا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ مجکہ کو اعادہ نہ کریکا جس طرح کہ مجھے پیدا کیا ہے حالانکہ
 اول خلق مجہپر کچھ انسان ترا عادہ سے نہیں ہوا اور گالی دینا اسکا مجھے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے
 اللہ نے اپنا ولد ختیار کیا حالانکہ میں احمد صدیم الد ولد اولاد ہوں کوئی ہیرے جوڑ کا نہیں ہے
 و وَلَدُ الْحَمَارِي فتح البیان کا بیان یہ ہے کلفظ ابارک اللہ دلیل ہے جمیع حمات جوڑ کا ن
 جیسے علم و قدرت و ارادہ اور احده میں کمزیج صفات عمال پر چھمات جوڑ پہنچیے قدم و
 بخار صہد وہ ہر جگہ اقصد حاجات میں کرن اسیلے کہ وہ ان تقاضاے حاجات پر قدرت رکھتا ہے
 تجھ سے کہا صہد وہ سید ہے مسکنے اور اور کوئی سید نہ ہو یا مسٹری صہد کے دام باقی ہیں نزل سے

اہدگار یا وہ جو کسی کا محتاج نہ ہوا اور کسی کے سب محتاج ہوں یا جو رغائب میں مقصود اور مصائب ہیں مستعماں ہوں یا وہ شخص کی وجہ پر سوکرے اور اپنے ارادے کے موافق حکم ہے یا کامل ہے عیب نہ کر اس مشریف کی اسلیے ہے کہ جو تصرف ساتھ اس صفت کے نہیں ہو وہ تحقق الہمت سو مرکزان ہو یا صدقہ صفت ہو اس مشریف کی مکن سیاق مقتضی سرکا ہے کہ ہر جملہ مستقبل ہو اسیع د وابن عباس ف نے کہا ہے صدر ہے جبکی احشانہ ہوں لم بلکے سمعتے یہ این کوئی اسکا بینا نہیں جھٹکھ کر پیر کا بیٹا ہلکا یوں کے سنتے یہ این کو وہ کسی کا بیٹا نہیں جس طرح کریم ہے وعزیز یہ بیدا ہوئے ہے اسیلے کوئی اسکا ہم جنس نہیں ہو اور نسبت عدم کی سابقاً والا حقاطرف اسکے مجال ہے قادہ سنے کا مشکل ہے عرب بکتے تھے کہ لانگہ خزان خدا ہیں یہود نے کہا کہ عرب یہ فرزند خدا ہیں انصاری نے کہا کہ مج اب ایشیان اللہ نے اس لفظ سے کلم ملید و علم پولہ ہے انکی تکذیب کی پھر زماں کا اللہ کے جلد کا کوئی نہیں ہے لیکن کی مثلیہ شیٰ یعنی کاشف کلام عرب میں بعین نظر ہے ابن عباس نے کہا کوئی مثل اسکے نہیں العرض کلام کفار کا حامل اشراک رشیبہ و تعظیل ہے اور یہ سورت اس بکون دفع کر لی

سُورَةُ الْفُلْق

یہ پانچ آیتیں ہیں میں اتری یہی قول ہے حسن عکبر و عطا و جابر کا ابن عباس ف قادہ نے کہا گئی میں کی می ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن سعد و معاوذتین کو صحافت شریف کو حک و محکومی اور کستہ کر قرآن کو ساتھ غیر قرآن کے مخلوط کر دیو دنو کتاب اللہ نہیں ہیں حضرت نے ان سے فقط تعودہ کرنے کیوں فرمایا تھا اور تو ابن سعد و نون سورتوں کو نماز میں نہ پڑھتے ہے بزار نے کہا اس میں بیکن عطا صحابہ میں سے تبابعت ابن سعد کی نہیں کی اور حضرت اسی پڑھنا ان کا نماز میں بخوبی ثابت ہو اور اس صحافت میں لکھو گئے ہیں قرطی نے کہا یہ زعم ابن سعد کا خلاف جماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مشعل ابن سعد کے کہا ہے مگر ابن الابنیاری نے اسکو رد کیا اب بعض نے کہا یہ انکا را ابن سعد کا بطور نہ تھا جس طرح کہ انہوں نے سورہ فاتحہ کو بھی صحافت سے ساقط کر دیا تھا عقبہ میں عامر نہیں ہیں حضرت نے کہا اج کی رات بھی کچھ آئین ازین کر سینے و سی آئین نہیں بیکمین قل اعوذ بر رب الفلق اور قل اعوذ بر رب الناس اسْخَرْجَةَ مُسْلِمٌ وَالْأَنْزَهَ مُنْكِرٍ وَالشَّاكِرٍ وَغَيْرُهُمْ حدیث ابو سید

نذری میں آیا ہے کہ حضرت چشمِ حرم بن سے تزویز کرتے جب مسونوں میں اور بین تو پر اسکے امور
 کو تذکرہ دیا این سلسلہ مسونوں میں کے اور تزویز کو کروہ رکھتے تھے آخر جملہ ہے ابوداؤد و المذاہب
 و المعاویہ امام سالم نے رفعا کہا ہے یہ دونوں سورتیں اب سرزیاہ اللہ کو محبوب این دو اہم
 این ستر و دویہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت جب بخاری ہوتے تو انہیں کو پڑھ کر پہنچے
 اور پردم کرتے جب زیادہ بخاری ہوتے تو میں نے پڑھ کر حضرت کے ماتحت سے سخ کیا تاکہ بہت ہو اُخر جملہ
 مالک و الموطا اصل اسکی صحیحین میں ہے زید بن ارقم کہتے ہیں ایک بیوی نے حضرت پیر سحر کی
 حضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم بخاری ہو گئے جب مسونوں میں لیکر آئے اور کہا ایک مرد یہودی
 نے تپڑا جادو کیا ہے وہ جادو فلان جاہ میں بھے حضرت نے علی ترضی کو بھیجا دے اسکو کالا لگا
 فرمایا اسکو کمو لوہ گراہ ایک سیست پر گھٹتی گئی حضرت او ڈھکھڑے ہوئے گویا بندے نے کھل گئے
 آخر جملہ عبد بن حمید و ابن حرم و دویہ مظہوہ کا کہا ہے کہ مت حضرت کو سحر کی چالیزہ
 شیخ پاشش مالہ یا ایک سال حافظ این حبستے کہا ہے کہ یہی صفت ہے رغبہ کہا ہے سحر حضرت کا
 کچھ بھی ہونے کی راہ سے نہ تھا بلکہ اثر اسکا بدن پر تھا انسان ہونے کی راہ سے جب طرح کا اب
 کہاتے پتیے بول پہراز کرتے خفا ہوتے بخاری پرست سویتی تائز اس حیثیت سو تھی کہ اپنے بشرتھے نہ
 اس حیثیت سو کہ اپنے بھی تھے یہ اُر جادو کا اسوقت قارج ہوتا کہ کسی مریب میں کچھ تائز اسکی پانی
 جاتی جب طرح کر دلت کا ٹوٹا دن خرد کے کچھ قافوج اسکو نہیں تھا کہ اللہ نے اپنے کی عصمت کا وعدہ کیا
 تھا اس قول میں وَاللَّهُ يُعِظِّمُكَ مِنَ النَّاسِ اطیر حربات کو بعض شرکیں کا بعض فوای میں
 اہل سلام پر غلبہ ہو جاتا ہے کچھ مخالف کر لیں الیوم الکملت لکھ دیں لکھ کے نہیں ہے تاضی نہ کہ
 اس سے یہ بات کفار کی وجہ نہیں ٹھیکی کہ اپنے سحر میں سینز جنون ہیں پس سب سحر کے اہل سنت کا
 مزہب یہ ہے کہ سحر حق ہے اور اسکی حقیقت ہے تو لا و تعلماً اور جادو سے الہ در مرض و مغل و تفرقہ
 میں ازو جمیں کا اثر ہوتا ہے تمام کلام اس مقام میں خاصیہ جملہ ہیں مرتقاً میں فضیلت مسونوں
 میں احادیث صحیحہ اُنیں حضرت نے اُنکو نماز و روض وغیرہ میں پڑھا ہے دفعتہ داد کرنا کہ یہ کہایہ
 این کثیر نے کہا یہ دونوں سورتیں مدین ہیں زربن حمیش نے ایں کہ جس سر حال مسونوں کا
 دریافت کیا اور کہا تمار کہ بہائی این سخنودا اکتو سعفہ کر تماک کرے اُنیں کہا میں نے حضرت سو پوچھا

تما جس سے فرمای تو انکو پڑہ سوین وہی بات کہتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی تھی رواۃ احمد و البخاری بہت سو قرائ و فقہائے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن جوڑ
م壽و تین کو صحف میں نہ لکھتے تھے شاید انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو
نہیں لکھا اسکے نزدیک یہ متواتر نہیں ہو سکیں پھر انہوں نے طرف قول جا عست کے جو عکس
م壽و تین کو صحف میں لکھا تھا اور سائر الفاق میں بیجا دل اللہ علیہ وسلم و المأثرة حدیث عقبہ بن عمار
میں پڑھنا حضرت کام壽و تین کو نماز میں اور حکم کرنا ان کے پڑھنے کا وقت نوم و قیام کے او
بعد ہر نماز فرق کے نزدیک امام احمد و اہل السنن کے چند حدیثوں میں آیا ہے حضرت
دولوں سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا ہے ابن کثیر کہتے ہیں لئے نہیں بھر طریق عرض عقبہ
کلمتو ابر عنہ یقیناً اقطع عند کثیر محققین في الحادیث عقبہ سے کہتا کیا از
سکھا دوں میں تجوہ کو تین سوتین کوشش ان کے نہ تو دلت میں اور تین اور انہیں وزیر و فران
میں وہ قول ہو اللہ احمد و م壽و تین ہیں اور جابر پرسے فرمایا تھا اقول یعنی مکا و کن لفڑا ایضاً عقبہ
رواء الشافعی صاحب دیت عالیہ میں تزوہ کرنا حضرت کاساندھ انکے ہمیں جن و انس کی اور
ما تحریک سر زابدان پر دم کر کے کمی طرق سے نزدیک اہل السنن کے آیا ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفُلْقِ هُوَ مَنْ شَوَّمَ الْخَلْقَ هُوَ مَنْ شَرَّى شَرَّ
النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ هُوَ مَنْ سَرَّ حَاسِدًا ذَا الْحَسَدَةِ تَرْجِمَهُ تَوْكِيدُ مِنْ بَيْانِهِ مِنْ بَيْانِهِ مِنْ بَيْانِهِ
کی ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب بہت آئے تو بدی سے
عورتوں کی جو گر ہوں ہیں پوچھیں اور بدی سے برا چاہئے والے کو جب لگی ہو نسوانہ مادرات کا
انہ ہر پرایا چاند کا گھن ہو اور اس میں الگین اب تارکیاں ظاہر باطن کی اوڑنگہستی اور پریشانی اور
گمراہی نفاثات سو مراد جادوگر ہیں حاسد کی روک لگ جاتی ہے انتہی جا بڑنے کی افغان صبح ہے یہی
قول ہے ابن عباس کا مجاہد و مسید بن حبیر ر عبد اللہ بن محمد بن عقيل و حسن قنادہ و قرطی و ابن زید و
ابن جریر نے کھا پیش اسی بت کر ہے فالی الاصبع ایں عباس نے کمال خلق ہے ضمائن
کو راہدار نے اپنے بھی کو حکم دیا کہ ساری خلوت سے پناہ مانگیں کہل جانے کی افتی ایک جگل ہے

جہنم میں جب وہ کہو لاجاتا ہے تو سارے دوزخی اشکی شدت گئی سے حمیتے ہیں آباد تھتھی
 کہا فلتک ایک کنوں ہے جہنم کی ترمیں اسپر ایک پردہ پڑھے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو از
 سے ایک ایسی الگ بھرتی ہے جس سے خود جہنم جنگی پس بب اشکی شدت گئی کے بھی قول ہے
 عرو بن عنبہ میں عباس سدی کا اس بارے یہ میں ایک حدیث مرفع بھی آتی ہے لکن منکر کو
 ابو عبد الرحمن جبلی نے کہا ہے کہ فلتک نام ہے جہنم کا ابن جبریل نے کہا ہے صوب قول اول اور کہ
 مراد فلتک سے صحیح ہے یہی بات صحیح ہے اسی کو بخاری نے اپنی صحیح میں چتیار کیا ہے شرعاً فلتک
 سے مراد شر تجویز مخلوقات ہے ثابت بناں و حسن البصیری نے کہا مراد جہنم اور المیس اور ذریت المیس
 ہے وقت مراد غروب آفتاب ہے اسکو بخاری نے حکایت کیا ہے یہی قول ہے مجاہد ابن
 عباس نے قرطی و ضحاک و زہری و خصیف من قادہ کا تعطیتے کہا مراد جانہ ہے رات کا بغیر
 نے کہا آتا ہے رات کی اندھیری کی آدمی ہر یہ نہ کہا مراد ستار ہے اب نہ یہ کہتے ہیں عرب سقوط
 شرما کو غاسق کہتے تھے اور مقام و طبق امین کا نظر ہے ہونا وقت وقوع اس سقوط کے بات تھوڑی
 اور طبع خرمای پر تفعیل ہوتا ان بات کا یقین کرتے تھے بیض نے کہا مراد غاسق سے چاند کو
 حدیث عائشہ نے میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا تھے پکڑ کے فرمایا تھوڑی
 مرمتیٰ هذَا الغَلَمِ اور سمجھے چاند کا حلقہ دکھلا دیا دروازہ آحمد والنساقی و قال
 اللہ میزیٰ حَدیثُ حَسْنٍ حَمِيمٍ وَ تَرْذِیٰ کا الفاظ یہ ہے کہ پناہ گاہ اللہ کی اسکے خرستے کی غاسق
 ہے جبکہ سب سے آئے نسائی کا الفاظ یہ ہے پناہ ناگ اللہ کی اس غاسق سے جبکہ بھٹک اگھے قول اولاد
 نے کہا ہے کہ نسائی ہے رات کی سوچ کچھ خلاف اسکر نہیں اسی سے کسلطنت تمدن و خجوم کی راست ہی کو
 ہوتی ہے مجاہد و عکرہ و حسن قادہ و ضحاک نے کہا کہ مراد نفاذ ہے جاودو گر نیاں ہیں مجاہد نے
 کہا جبکہ دہنست کریں اور پوچکیں گزہون میں طاؤس نے کہا کوئی نہ شے اقرب بشرک روچیہ مارو
 مجاہنیں سے نہیں ہے حدیث میں آیا ہے جبڑل علیہ السلام پاس حضرت صلی اللہ علیہ
 اک دہن کے آئے اور کہا اے محمد کیا تم بیار ہو کہا ان کہا پسٹھم اللہ ار قیاد مرضیٰ کی دلکشی
 پوڑیا بیان دیکھن شیخ مغلی حاسید و عَلَیْنَ اللہُ یَسْتَغْفِرُكَ خایر یہ شکوہ حضرت کافر سحر سے تباہ پہنچا
 نے آپ کو شفا بخشی اور کید سخو و حصاد بیو و کور و کیا اور انکی تدبیر میں فرمائی وہ رسو

ہوئے و لکن محمدؐ حضرت مسیحی دن بھی انکو معاتب نہ فرمایا بلکہ اللہؐ ہی نے اپنے شفاعة و عطا
بخشی ترین رقم مذکور ہے میں ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا جسے
روز تک آپ بخار رہے جب تک علیہ السلام نے اگر کہا کہ یہود نے تم پر جادو کیا ہے اور کچھ گزہ رہیا
فلان کنوئیں میں تمہارے لیے لگائی ہیں حضرت مسیحی کو کہا جا کہ اس سحر کو نکال لیں گے چنانچہ
جاکر لے آئے اور اسکو کھوں ڈالا حضرت مسیح کو ہوئے ہوئے گویا پابند سے نکل گئے لکن کچھ
ذرا سکا یہودی سے زکیا اور ناسکی رو برو کچھ بد خلقی کی بیان تک کہ انتقال ہوا دوام اللہ عاصم

۲

علیہ رضی اللہ عنہما کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا رہا تک کہ آپ خیال کرتے کہ پاس سور تو ز
کرتے ہیں حالانکہ زاتے تھے سفیان نے کہا ایسا سحر بہت سخت ہو تاہے فرمایا اے عالیہ
تر نے جاننا کہ اللہ پاک نے یہی سے سبقتا کا کیا فتوی دیا یہی سے پاس درد آئے ایک سرکار پاک

بیٹھا دوسرا پاؤں کے پاس جو سکے پاس بیٹھا اس نے کہا اس مرد کا کیا حال ہے درستے
کہا یہ طبعوں بیٹھنے کو ہو رہے کہا اسکو کس نے جادو کیا ہے کہا بیہد بن حصم نے یہ ایک مرد تباہی یقین

کا یہود کا حدیف تھا اور منافق تھا کہا کس چیز میں یہ سحر کیا ہے کہا سکے بال درکنکھی میں کہا کہا
ہے کہا ایک چیلکا میں گاہی کے نیچے پہنکے اندھا چاہ دروان کے پر حضرت ماس چاہ پر گئے
اور اس سحر کو نکالا اور فرمایا کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجھ کو دکھایا گیا تھا اسکا پانی ایسا تھا جو ہی سے مخود

خاکا اور سمجھکر کے نخل میں تھے جیسے کہ سرخیا طین کے جب وہ نکلا گیا تو میں نے کہا اب

اسکو نظر پڑھیں فرماتے کہا سن اللہ نے مجھے شفاعة بخشی دو میں اسیات کو پسند نہیں کرنا کہ کسی

شخص پر شر انگیزی کروں رُؤاۃُ الْخَارِجِیَّۃ دوسری روایت میں آیا ہے حضرت کو تخيیل ہوتا کہ

سینے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہے تاپہر اس چاہ کو سحری کوادیا آجیں جماشیں عالیہ
کرتی ہیں ایک یہودی اور کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا یہود نے اسکو

بلاؤں کنگھی آپ کے سرکی اور کچھ بال شانے کے لیکر سحر کیا ساحر بیہد بن حصم تھا عالیہ و عمار بن یاشرؓ

زیرین نے اس چاہ کا پانی نکلا اور ایسا تھا جیسے کہ بندی کا رنگ ہو یہ پترا و مٹھایا اور کا بیا

نکھلا اس میں لیکر کنگھی اور کچھ بال آپ کے سرکے تھوڑا ایک تانت مھی اس میں باڑہ کر ہیں

تھیں سوزن زدہ اپر اللہ نے اندوڑوں سو روں کو نازل کیا ہر آربت پر کیا گردہ نکل گئی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں خفت پائی جس سے اخیرگارہ کوئی گویا یا بند
 سے باہر نکلائے اور جب مولیٰ علیہ السلام نے اکرم کیا اور کہا یا مسٹم اللہ ار قید میں نکل
 شدی تو ذیک مرحاسید وَعَنِ اللَّهِ يَسْفِيْكَ صاحب شنے کیا کیا ہم اس حدیث کو گرفتار نکریز
 اور مارنے والین فرمایا اللہ نے مجھکو شفا دیا لب لوگوں پر شر کا برانگیختہ کرنا مجھکے پسند نہیں ہے
 واللہ اعلم فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ فلق میں صبح ہے شل میں کہتے ہیں **ہوایں**
 میں فلق الصبح اور بعض نے کہا ایک دخت اسی جنم میں یا نام ہے نار کا یا سجن ہے اندر نار کے پائیا
 و پھر راد ہیں کہ پہٹ کر ان میں سے پانی بہتا ہے خاص نے کہا فلق زمین ہمار کو کہتے ہیں پاہر
 ہیز کو جو پہٹ کر تکنی ہے جیوان و بنات و جادے کے گویا فلق معینہ غصہ ہے قال تعالیٰ فلق
 الححت والتوئی لکن قول قول و لے ہے ذکر فلق میں شارہ ہے طرف اسکے کو جو شخص ازالم پران
 ظلماء کے تمام عالم سے قادر ہے اسکو یہ قدرت بھی ہے کہ وہ پناہ گیرے ہر خوف و خشیت کو بسی
 دور کرے یا طلوع صبح رکشال ہر آدم ذرت کی کرجس طرح انسان رات کو نظر طلوع فجر کا کرتا ہے
 سبیط طلاق عالم میں نظر طلوع بامداد نجاح و فلاح کا ہوتا ہے شرما خلق سے مراد جمیع مخلوق کو
 اسیں مدار کی شرود آگئے یہ شرعاً ہے بعد اسکے جو تین شرذ کیے ہیں وہ خاص ہیں کوئی و تخصیص
 کی آجگہ نہیں ہے لورنہ مضار بینیہ اس عموم سے خاص ہیں ابوحنیفہ کی فوائد من خیر سا ہے تہذیب
 کے ہے لکن اس میں نہایت بعد و ضعف کے لئے اس شر سے جو خروز پیدا نہیں ہوا ہے
 غاسق رات ہے اور غشق رات کا انہیں زجاج نے کیا رات کو غاسق کا یہی کہتے ہیں کہ نسبت
 کے زیادہ تر سود ہوتی ہے اور بارو کو غاسق اور برو کو غشق کہتے ہیں لکن یہ قول بارو ہے کہ سیئے
 کہا غاسق خرمیا ہے یا سوچ جبکہ غزو بہر یا چاند جبکہ غائب ہو جائے یا سانپ جبکہ کاٹ کہائے
 یا ہر ناگہاں آنہو لا جو کو ضرر بہو سچا ہے یا بھیک لگنے والا جبکہ سوال سے ناگ کرے لکن لام
 وہی قول قول ہے غافلیت سو مراد وہ عورتیں ہیں جو جادو کیا کرتی ہیں لفت کہتے ہیں
 پھر نکنے کو جعل کرنے کرنے والے دم کرتے ہیں خواہ ہمراہ ریق ہو یا نہ ہو یا تیت ولیل ہے اجلدان
 قول معتبر لبر کیونکہ و تحقیق سحر کا انکار کرتے ہیں عقد جمع ہے عقدہ کی وہ تاگے پر گر ہیں
 لگائی ہیں قدمت سحر کرنے کے یہ بیان ہیں سید بن عصمن یوری کی انہوں نے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر حکر کیا تھا ابن عباس رضی نے کہا انفاثات بعین سادات ہو دوسرا نقطہ
 ان کا یہ ہے کہ نفت وہ منتشر ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے جس نے کوئی گھر
 لگائی پھر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا وہ مشترک ہوا اور جو متعلق ہوا تھے
 کسی شے کے وہ اُسی کو سونپا گیا آخر جگہ المسافر وابن مرد و نیہ دوسر الفاظ ان کا یہ ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے تو ما یکیا میں تجھہ پر وہ منتظر کروں جو جب مل علیہ السلام
 لے مجھہ کو کیا تھا میں نے کہاں پائیں آنت و اُمی فرمایا اللہ اکیا قیامت و اللہ یشیفیک من
 کل دا فیک و من شرِ التفاتا فی العقد و من شرِ حاسید لاذ احسد نین بار اس کو پڑا
 آخر جگہ ابن ماجہ و ابن سعید و الحاکم جواز میں دم کرنے اور منتظر و تعویز کرنے کے خلاف
 ہے جہوڑ صحابہ قماعین و میں بعدہ تم نے جائز کہا ہے جبکہ طور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہؓ کہ جب
 کوئی حضرت کے گھر والوں میں بیارہتنا تو آپ اُس پر عینفات پڑھ کر پھونکتے الحدیث دوسری جماعت
 تقل و نعمت کرنے کا تئیں میں انکار کیا ہے اور پھونکنے کو بغیر حق کے جائز کہا ہے عکرہ نے کہا منت
 کرنے والے کو جائز نہیں ہے کہ دم کرے یا کہ لگائے نیٹ نہیں کہا ہے رقمیہ کرنا آیت یا
 حدیث سے جائز ہے نہ سریانی و سیرالی وہندی سے کاس کا ہتفاد مصال نہیں اور اس پر اعتماد کرنا
 رو ہے حسد کہتے ہیں تھا سے زوال نعمت کو مسود ہے آذ اسد سے مراد ہے کہ حسد کو ظاہر کر کے
 یوں بس کے عمل را مد کرے اور وہ حسد اُس کو باعث ہو ایقاع شریعہ ساتھی مسود کی عمر بن عبد العزیز
 نے کہا ہے لَمَّا رَأَى ظَاهِرًا أَشْبَعَهُ بِالْمُكْلُوبِ مِنْ حَاسِدٍ الشَّدَّابَةَ اس حدیث میں حضرت حسد کو
 ارشاد طرف ہتھواڑہ کے شر سے جملہ مخلوقات کے کیا عموماً پھر بعض شر و کاذب خصوصاً فرمایا اگرچہ
 زیرِ عموم داخل تھا یا اس لیے کہ ان میں مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک خاستی دوسرے انفاثات
 تیسرا حاسد ہے تینوں کو یا سبب مزید شر کے اس لائق ہیں کہ ان کو الگ الگ ذکر کیا جائے اور سوچ
 کو حسد پر ختم کیا تاکہ یہ بات سلام ہو جائے کہ حسد اشر و اشد ہے اور یہ وہ پہلا گناہ ہے جس کے تباہ
 انسان میں ابلیس نے اور زمین میں قابل نے اللہ تعالیٰ کی فرمائی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نہیں
 کہا وَقَدْ قَتَرَ حَاسِدٌ لَذَا حَسَدٌ يَعْنِي لَفْسُ كَابِنِ اَدَمَ وَعَيْنَهُ وَالْمَدْعَانِي عَلَمَ بالصَّواب

یہ چھپ آیت ہے ابن عباس نے کہا تھا ہے ابن الزبیر نے کہا مدفن ہے حافظ ابن القیم نے
بدان الحفوا میں بیس درج تک فوائد پر یہ متعلق مسوذین لکھے ہیں یہ جگہ لا تقت اُس کے بسط
کے نہیں ہے خصوصاً اس جہت سے کہ تعلق اُن کا مذاق اہل علم سے ہے نہ عامہ مردم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ الْمَلِكِ النَّاسِ إِلَهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْجَنَّاتِ الَّذِي

يُوْسُوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ۝ تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں

کے باڈشاہ کی لوگوں کے ہبود کی بڑی سے اُس کی جو سنکاری والی ورچہ چاٹے جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے

دل میں جنون دیں اور آذیوں میں **ف** اشیطان گناہ پر سنکاری اور آپ نظر آئے حدیث میں

فرمایا ہے ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی انتہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ تین صفتیں ہیں رب

عز و جل کی ربویت و ملکیت والہیت سودہ ہر شے کا رب ملکا رب اے ساری شیਆ اوسی کی مخلوق

و مخلوق و عبید ہیں اس لیے پناہ گیر کو حکم دیا کہ وہ اُس شخص کی پناہ لے جو کہ ان صفات کے ساتھ متصف ہے

اور یہ پناہ شر و سواس خناس سے یعنی شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر سلطہ ہے کیونکہ کوئی ایسا اُدی

نہیں ہے جس کے لیے ایک قرین نہ ہو جو کہ فواحش کو اُس کے لیے زینت نہ دیتا ہو اور اُس کی فریب دہی میں

کوتاہی کرتا ہو محفوظ دہی ہے جس کو اللہ عفو و ظر کئے صحیح میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا تم میں کوئی شخص نہیں ہے بلکن اس کا قرین اُس پر مفتر ہے کہا آپ پر بھی اے رسول خدا فرمایا

مجہہ پر بھی بلکن اللہ تعالیٰ نے میری اعانت کی ہے سودہ منقاد ہو گیا ہے وہ مجہہ کو حکم نہیں کرتا

مگر خیر کا صحیح میں انس نہ سے قصہ زیارت صفائی کا حالت عکاف میں مُطْلَقاً آیا ہے اُس میں نیز کہ

بھی ہے کہ دو انصار نے آپ کو صفحیہ سے بات کرتے دیکھ کر چلنے میں جلدی کی آپ نے فرمایا تھہر ویہ

صفیہ بنت جنی ہے انہوں نے کہا سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرَ اللَّهُمَّ بِحَمْرَىٰ مِنْ

ابْنِ آدَمَ هَمْرَىٰ اللَّهِ مِنْ ڈرَا کہ کہیں تھا رے دل میں کچھ اور آئے آئنہ ریا لکھن کا الغطر رفعتی

ہے کہ شیطان اپنی سونڈول پر ابن آدم کے رکھے ہوتے ہے اگر اُس نے اللہ کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے

اوہ اگر بھول گیا تو وہ دل کو لغہ باتا ہے یہ ہے وسواس خناس دَوَاهُ أَبُو يَعْكِلٍ وَهُوَ عَرَبٌ قَبْلَ أَبْوَيْم

کہتے ہیں کہ میں ہمارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردیف تھا گدھے نے شکوہ کہا تی میں نے کہا
 شیطان ہاک ہو فرمایا تو نقشہ الشیطان نہ کہو کیونکہ جب تو یہ کہے کا تودہ آپ کو بڑا سمجھے کا لاد رکھنے کا
 میں نے اپنی قوت سے اسکو پچھاڑ دیا ہے اور جب تو اسم اللہ کہے کا تودہ چھوٹا ہو کر مثل ہئی کے
 ہو جائے گا فرضیہ احمد و اسناد جمیل فوی اس میں لیل ہے اس بات پر کوہل جب اللہ
 کو یاد کرتا ہے تو شیطان چھوٹا اور بغلوب ہو جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو بڑا اور غالب
 ہو جاتا ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی میں فرمایا ہے کہم میں جب کوئی شخص مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان
 اگر اس کو ہشتباہ میں ڈالتا ہے جس طرح کہ آدمی اپنے دابہ کو دیتا ہے پھر جب وہ اس کے لیے سکن
 ہو تو اس کو زنق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابو ہریرہ رضی نے کہا اور تم یہ حال دیکھنے ہو مزونق مال
 ہوتا ہے اللہ کا ذکر نہیں کرتا بلکہ دونہ کہو لے ہوتا ہے وہ بھی ذکر اللہ عز وجل بجا نہیں لاتا تفریق بہ احمد
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے معنی میں وساں خناس کے کہا ہے کہ شیطان اول پر ادم کے جاثم ہے یعنی
 جاں پر جب اس نے ہبھو غفلت کی شیطان نے وسوسہ دلا پھر جب اس نے اللہ کا ذکر کیا شک
 جاتا ہے ہبھی قول ہے مجاہد وقتا دش کا سیامان والہ معترنے کہا میں نے مُنا ہے کہ شیطان یا وسوساً
 اول میں بھی ادم کے وقت حزن و فرح کے نقب لگاتا ہے جبکہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو چلدیتا ہے
 ابن عباس نے کہا وسوسہ سو مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہے جہاں اسکا کہنا مانا وہ گھوڑا یہ
 وسوسہ خاص صدور بھی ادم میں کرتا ہے یا جن انس و نون میں اس میں اختلاف ہے اول طاہر
 ہے اور دوسرے قول پر گویا لفظ ناس میں جن بھی داخل ہیں تینیاً ابن حجر یونس کے
 حق میں ستممال ریجال کو مَنِ الْجِنِّ کا آیا ہے تو بھرا طلاق لفظ ناس میں جن پر کچھ جدت و
 برعت نہیں ہے لفظ مَنِ الْجِنِّ وَالْأَنْجَارِ کو بزر تفصیل پوچھو سُ فی مُصْدُورِ اَنْجَارِ اس کے ہے۔
 سقوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وسوس کبھی انس ہوتا ہے اور کبھی جن حارث شیا طعن
 بن وانس ہیں کما قال تعالیٰ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَجْرَ عَدْ وَأَشْيَا طِينَ إِلَّا نَسِيَ وَ
 لِلْجِنِّ لَوْلَحْ بَعْضَهُمْ إِلَى بَعْضٍ رُّخْرُقَ الْكَوْكَبَ وَوَلَدًا ابُو ذُرَ لکھتے ہیں میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ تھے میں تھے میں بیٹھ گیا زماں اے باز تو نے ناز پڑھی ہے میں نے کہا
 میں فرمایا اُمِّیمَہ ناز پڑھی میں فے او ٹھوک رکنا ز پڑھی بھر بیٹھ گیا فرمایا اے باز تھوک لِلَّهِ مِنْ شَرِّ

شیاطینِ الاشیاء و الجن میں نے کہا کیا شیاطینِ النسیم ہی ہوتے ہیں فرمایا ہاں میں نے کہا اے
 رسول خدا نماز کا کیا حال ہے فرمایا خیر کیوں مکحص عزم گشت آفَ وَمَنْ شَاءَ أَكْتَرَ يَعْلَمْ
 بہتر جنی سمجھو زکر کی گئی ہے جس کا جو چاہے کم پڑے ہے جس کا جو چاہے زیادہ کرے میں نے کہا رُو
 کا کیا حال ہے فرمایا فرکضِ مجزی وَعَمَدَ اللَّهُ هَرَبَ نَيْدٌ یعنی ایک فرض ہے جو حقیقت کرتا ہے
 اور اللہ کے پاس زیادہ تر ہے میں نے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اضلاعِ مُضَاعَفَةٍ
 یعنی چند درجہ ہے میں نے کہا کون سا صدقہ فضل ہے فرمایا جنہیں مُقْلِ اوپر کوئی لے
 فرقہ پر یعنی جو با وجوہ و قلت کے دیا جاوے یا چکے سے کسی مقیر کے حوالہ کی جاوے میں نے
 کہا اے رسول خدا کون سی نبی سب سے بہلے تھے فرمایا حضرت ادم علیہ السلام میں نے کہا کیا وہ
 نبی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے بات چیت کی ہے میں کہا رسول
 لکھتے ہوئے کہا تین سوا درج کچھہ اوپر دن پندرہ اوپر تباہی میں نے کہا آپ پر جواب دیا ہے
 اس میں فضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ رَوَاهُ الْحَمْدُ وَ
 الشَّمْلُ وَقَدْ أَخْرَجَ هَذَا الْحَدِيثَ مُطْوِلاً حَدَّاً أَبُو حَمَّادٍ وَابْنُ جَبَانَ فِي صحيحِ
 بِطْرِيقٍ أَخْرَى وَنَفَظُ أَخْرَى مُطْوِلاً حَدَّاً ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُمَا كہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا اے رسول خدا میں پنچ جی میں ایسی بات کرتا ہوں کہ اگر آسمان سے
 گر پہوں تو یہ مجہد کو دوست تر ہے اس سر کردہ باتِ منہ سے نکالوں فرمایا اللہ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نِيَرَدَ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسُوْسَةِ رَوَاهُ الْحَمْدُ وَأَبُودَاوَدُ وَالسَّكْوُنُ ابْنُ شَيْرَهُ
 نے کہا أَخْرَى التَّقْسِيْمِ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمُنْتَهَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمَيْنَ انتَهَى ف
 فتح البیان کا بیان فتح یہ ہے کہ بے سمنے ہیں مرتضیٰ صلح احوالِ شریعتی متعلق کا رسی
 پھر جو اس محبکہ ربِ انس فرمایا تو اس لیے کہ دلیل ہو شرف نا س پرا وزیر اس لیے کہ یہ تعازد
 اوسی شر سے ہے جو صد و زناس میں واقع ہوتا ہے ملک انس میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
 پادشاہی کچھہ و بسی بادشاہی نہیں ہے کہ جس کے ہاتھ کے نیچے مالیک ہوتے ہیں بلکہ اُس کی
 سلطنت قاہرہ و حکومت کاملہ سب پر فائز ہے اُن انس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کی
 ربویت کے ساتھ معبودیت والوہیت بھی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضی ہے قدرتِ تام کو تصرف

کلی پر ساختہ ایجاد و اعدام کے اور بھی رب ملک ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جیسے رب الدارو
رب المتع و ممّنْ قُولَهُ اتَّخَذَنَ وَالْحَبَارَ هُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَكَبَابًا يَأْمَنُونَ اللَّهُ
اس یہے بعد رب کے ذکر ملک کا کیا پھر کبھی کوئی ملک اللہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں اس لیے بعد ملک
کے اہل انس ہی فرمایا کیونکہ یہ نام بارک خاص ہے ساتھا اس کی وصف میں کوئی اسکی خریک
نہیں ہے رب کے نام سے شروع کیا یہ نام اُس کا ہے جو کہ اہل عمر انسان سے بالوع و عقل قائم
بتہ بیر و صلاح ہے تاکہ آدمی دلیل سے یہ بچان لے کہ میں ایک بندہ حملوک ہوں رب ملک کا پھر
جب یہ بات جان لی کہ اس کی عبادت مجھہ پر واجب ہے اور میں ایک عبد مخلوق ہوں اور وہ اہل
معنوں ہے تو اکب اللہ انس ہونا اُسکی روشن ہو گیا تمہارا لفظ نام ہیں انہمار مزید شرف کا ہے کہ بار بار
اُن کا نام لیا یا مراد نام اُذل سے اطفال اور ثانی سے غباب اور ثالث سو شیوخ ہیں در چارم
صلحیں اور تخریج سے مفسدین لکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہیں ہے یہ کلامِ سفی کا قبلِ طائف
بیان سے ہے تفسیرِ قرآن و سو اس سے مراد و سو سہ انداز ہے دسو سہ کہتے ہیں حدیثِ نفس کو
بعض نے کہا و سو اس نام ہے فرزندِ شیطان کا انس کے معنے ہیں کمیٹ اتنا خرد جاہنہ کہا نہ
جب اللہ پاک کافر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہو جاتا ہے اور جب کوئی نہیں کرتا تو دل پر بسط
ہو جاتا ہے اس بیان کی وجہ سے اخفاہ ہونے کے ختنائی مہواتا ہر یہ ہے کہ مطلق ذکرِ خدا کا طرد
شیطان کرتا ہے اگرچہ بطورِ تعازہ نہ ہو اللہ کے ذکر کرنے میں فوائد جدیلہ ہیں جن کا حامل فوزِ بخیر
دارین ہوتا ہے شیطان کی ایک سو نظر ہے جیسے خرطومِ کلب وہ انسان کے سینے میں رکے
رہتا ہے بہاں آدمی اللہ کے ذکر سے غافل ہوا وسی وقت و سو سہ کیا اور جہاں اللہ کو یاد کیا
گئی مقائل نے کہا شیطان بصورتِ خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگوں میں دوڑتا پھتا
ہے اللہ نے اس کو انسان پر سلط اکیا ہے و سو سہ اس کا ہی ہے کہ وہ آدمی کو اپنی طاعت کی طرف
سماتا ہے چیزی بات سوچ کے چکے بہاں تک کہ وہ بات اس کے دل میں اُتر جاتی ہے بغیر اُذن
کے پھر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کے ہیں ایک شیاطین میں جن بیٹینوں میں و سو سہ انداز ہوتے
ہیں دوسرے شیاطین الانس اُن کا و سو سہ لوگوں کے سینوں میں یوں ہوتا ہے کہ یہ آپ کو
سامنے آدمی کے ناصح مشقق ظاہر کرتے ہیں جو بات کہ شیطان کی و سو سہ سے جی میں پڑتی ہے

دیکھنے اخراج کی بات کا انسان کے جی میں ہوتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ دوسرا شیطان کا صدور
 انسان میں طرف ہر جنہ اور طرف سو ناس کے ڈالتا ہے بعض نے کہا لفظ ناس میں انسون جن
 دونوں مندرجہ میں اس دلیل سے کہ کچھ نفر جن آئے تھے ان سے پوچھا تم کون ہو کہا کا سُ
 مَنْ الْجِنِّ يَعْلَمُهُمْ أَوْ جَنْ هُنْ هُنْ اُوْرَالِهِنْ نَعَمْ اَنْ كَانَ رِجَالٌ كَمِنْ
 الْأَنْسَسِ يَعْلَمُهُمْ قَوْنَ بِرِجَالٍ مَنْ الْجِنِّ اَحْسَنْ یہے کہ مراد استعاذه ہے شر و سواں و شر ناس
 سے شیطان جن سینوں میں دوسرا کرتا ہے اور شیطان اس علائیہ آتا ہے قتا ڈنے کہا جن د
 انس دونوں میں شیاطین ہوتے ہیں فَتَعَوَّدُ بِاللَّهِ مَنْ شَيْءًا طَيْنِ الْجِنِّ وَكَلَّا إِنْ يَعْلَمْ
 کہا شیطان جس طرح کہ انسان کے صدر میں دوسرا ڈلتا ہے اسی طرح جن کے صدر میں دوسرا اندراز
 ہوتا ہے واحد جنہے جس طرح کہ واحد انسان سی ہے لکن قول اول ارجح اقوال ہے یہ بیان
 تذکر تقدیم ہے ان کو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونوں سے استعاذه باللہ کرے گا اس سے
 محن دُنیا و آخرت مرتفع ہو جائیں گے ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
 کہنا کہ کون عمل اسکو زیادہ ترجیح دے جسے فرمایا الحال المثل کہتا یا ہے فرمایا الگن جی پیغیر بھر مرن
 اَوَّلُ الْقُرْآنِ لَا اِخْرِيمُ كُلَّمَا حَلَّ اِرْتَحَلَ اَخْرَجَهُ التَّرْمِيدُ یہے وہ شخص حال متحمل ہے
 جو قرآن کریم کو اول سے تا آخر پڑھتا ہے جب پڑھ جلتا ہے تو پھر اول سے اس کو شروع کرتا ہے
 اس سے معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی ختم کرے تو پھر اسی وقت اول قرآن کو پڑھے
 اس نیت سے کہ پھر دوبارہ سہ بارہ الی غیر انہا یہ بیشہ ایک باختتم کر کے دوسری بار پڑھتا رہے
 کہی تلاوت کتاب اللہ کی ترک نہ کرے اس میں ناظرہ خواں اور حافظ قرآن دونوں شامل دخل
 ہیں یہ اس میں تلاوت کرتا ہے بلکہ کوئی عمل خیر نہیں ہے یہ تلاوت شامل ہے انواع اذکار
 اور دعوات پر اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھجنے کا ذکر بھی آیا ہے فضائل
 کتاب سعیزی کے بے حساب ہیں علماء نے ان فضائل کو کتب سنتقلہ میں لکھا ہے اور خود
 کتاب سنت تفسیر ہی فضیلت سور و آیات کثیرہ پر اس بارے میں رسالہ فضل الخطاب
 فی فضل الخطاب ایک عمدہ بیان شافی فصح کافی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی تونیق دستیگیر ہو گوئیکہ

قرآن مجید کے ہوتے ہوئے کسی کتاب کی حاجت نہیں ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب و بے کتاب والے کو کفایت کرتی ہے و نعم تائبیں سے

اول و آخر قرآن زچ بآمد و سین یعنی اندرہ دین رہبر تو قرآن میں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَكْبَرُ وَصَلَوٰةُ الرَّحْمٰنِ عَلَىٰ عَلَيْهِ الْخَلْقٌ وَحْمَدُ الرَّحْمٰنِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ تَرجمہ ہے یہ سب اللہ کی تعریف ہے اور اللہ کا درود اس کے چند ہوتے ہیں محدث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑا و رأی اپ کی اولاد اور یاروں پر اور اس کا سلام۔

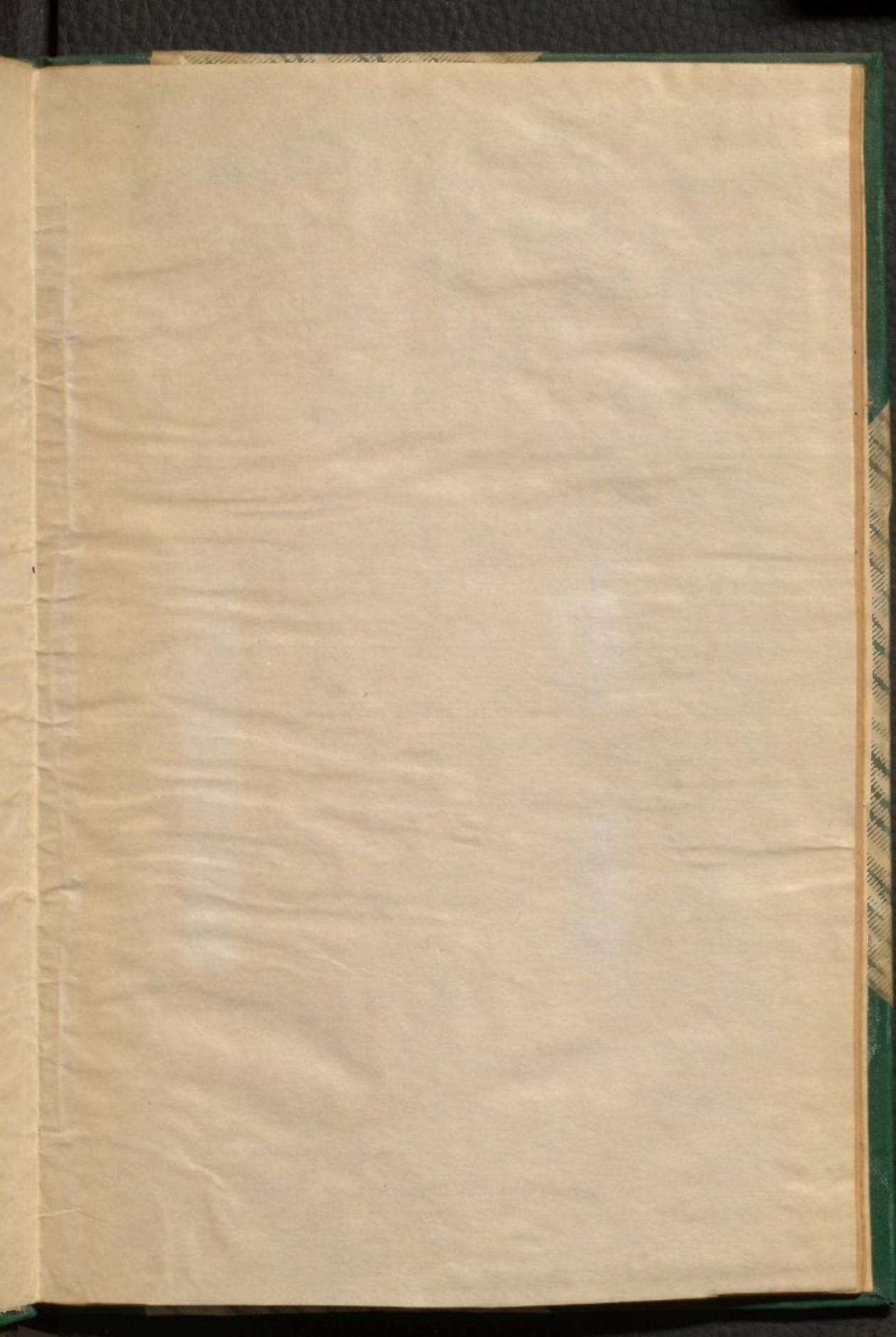
حمد

نے اظیار و نت مثلاً کتاب صحیح البخاری مترجم ہنا منح حوا جدیدہ متفقہ
ترجمہ مولو حبیب الدین حبیب طناب وقار نواز جنگان دساک حبیب آباد کل مترجم صحاح

ہمارے اجنبی مخفی نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور معرض خوبیت احادیث یا مسلمین اشاعت علوم خاتم النبیین کے لیے وضع ہوا ہے چنانچہ سب کتب حدیث کا ترجمہ اردو (جو عام اکمل کو حدیث کا مطلب بھیجاوے) اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندستان میں شائع ہو چکا ہے صرف ایک اصحہ کتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری (جس کی جملات پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) باقی تھی اس کا ترجمہ حصہ نہیں ہوا تھا افضلیہ تعالیٰ جناب مولانا سلوی و حبیب الدین قمان صاحب علم الخاطب نواب وقار نواز جنگان بہرنے (جو مترجم لاثانی ہیں اور ہنہوں نے صحیح مسلم و سنن ابی داؤد ونسانی و موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث کے ترجمہ نہایت میں مطلب خیز تالیف کیے ہیں اور یہ سب ترجمہ ہمارے کارخانہ میں طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں اس کتاب جملی مسلم الشہوت کا ترجمہ نہایت مختصر و مطلب خیز فوائد ضروریہ تالیف فرمایا ہے اور ہمارے کارخانہ خادم حدیث نے اس کو نہایت خوش خط عمدہ بیز کاغذ پر پارہ پارہ علیحدہ طبع و مائیل جیسی کے ساتھ چھاپا ہے قرآن مجید کی طرح اصل کتاب پسخ ترجمہ الابواب اس نیڈ و تعلیق است جملی قلم سے خوش خط با اعراب لکھی گئی ہے کسی قسم کا انتساب ختنہ اس کیا گیا اور بین التسطیور نزدیک طالب خیز اور حاشیہ پر ضروری فوائد جو ہائے گئے کاغذ عمدہ لگائی گیا

ترجمہ کی خوبی وحدتگی میں تو کسی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا عالم فیضنہ کا ترجمہ لاثانی ہونا عام مہندروں
 میں بانی ہوئی بات ہے۔ کاغذ چکنا ولایتی اعلیٰ القسم کا دینے اور حصل کتاب کی سطحیں لگنے ہیں
 کامل کتاب ہر تین پارہ کی قیمت رعایتی با میں رفیق یہ آٹھ آنہ مقرر ہے۔ پارہ پارہ علاحدہ قیمت
 رعایتی ۱۲ روپی پارہ فروخت کیا جاتا ہے مخصوصاً ڈاک وغیرہ اخراجات خریدار کے ذمہ ہوں گے
 آب ناظرین کو لازم ہے کہ اس کتاب لاجواج کو خرید فرمائ کارخانہ کی حوصلہ افزائی کری۔ اور خود اسکل
 کے مطابق سے مشرف ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کیونکہ امام بخاری رہنے اس کتاب کے پیش
 والے کے حق میں دعا نیز کی ہے اور امام بخاری رحیم ادعوات تھے تو ان کی یہ دعا ہی بفضلہ
 تعالیٰ خود قبول ہوئی ہوگی۔ روایت ہو کہ امام بخاری نے دو مرتبہ دعا کی تیرہ ہدف کی طرح قبول
 ہوئی امام بخاری روح کھنتے ہیں اس کے بعد میں نے دعا کرنی جو موڑ دی کہیں یہی شکیوں کا ثواب
 کم نہ ہو جائے اور اس کتاب کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے یہ فائدہ ہے۔ کام کتاب کا پڑھنے والا حساد
 اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب کا پڑھنے والا ہوتا ہے چنانچہ ابو سہل محمد بن حمد مروزی سی باہنساد
 مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں رکن اور قمام کے چھمیں کھڑا
 تھا میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے فرمایا ابوزید نکتہ شافعی رحمی
 کتاب پڑھاوے کا اور یہی کتاب نہیں پڑھتا تا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کون سی کتاب
 ہے آپ نے فرمایا جس محدث محدثی کی پس سمجھ لینا چاہیے کہ جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب دیں اس کے پڑھنے میں کیا کچھ سعادت ہوگی۔ ہر مسلمان کو لام
 ہے کہ اس سعادت کے حاصل کرنے ہیں کوتا ہی نہ کریں اور اب جو اس سعادت کا حاصل کرنا ایسا سہل
 ہو گیا ہے کہ اتنا ذکر ہی حاجت نہیں جیلی خوش خط تاب بکھی گئی ہے حرفاً حرف پڑاعراب گایا
 گیا ہے اور کلمہ کلمہ کے نیچے سنبھلے ہندی بامحاورہ مطلوب خیر لکھا گیا ہے اور جہاں طلب ترجمہ کو واضح
 نہیں ہوا وہ بخت ساختا ہے حاشیہ پر لکھکر طلب کھول دیا گیا ہے۔ پس بچہ شخص اس سعادت غلط پہنچنے رسول اللہ
 کی کتاب پڑھنے اور امام بخاری کی دعا نیز کافیض حاصل کرنے سے محروم ہے واقعی اُس کے حال پر کمال فتویٰ
 ہر بزرگی مسلمان پر لازم ہے کہ ضرور فرمیں اور اکروں کو ترغیب دیکر ثواب حاصل کریں تباہ پتہ نہیں ہو سنگوں از

نامہ میرزا
بیگ نینجی
میرزا
محمد علی
تمہارے
دوستان
تاریخ پنجاب
ای بفضلہ
طیب قبول
کافی و
ہنسی دلکش
سرپا شاد
چوہیں کھڑا
ساغر رکن
ونی کتابہ
معنی درمانی
علیان بولان
ایسا سہما
علی گایا
بردا ضع
رینیہ ترکان
مالاں فوری
یہ شکران
بکھری



tibb va arba qui.

